مسلسل اشاعت کا ۱۲ واں سال
ماہنامہ
لاہور
نعت
عابد بریلوی کی نعت
دسمبر ۱۹۹۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۱۲ دسمبر ۱۹۹۹ شمارہ ۱۲

عابد بریلوی کی نعت

ایڈیٹر: راجا رشید محمود

مشیرِ خصوصی: چوہدری رفیق احمد باجوہ ایڈووکیٹ

ڈپٹی ایڈیٹرز: شہناز کوثر
اظہر محمود

قیمت: ۱۵ روپے (عام شمارہ)
۶۰ روپے (اشاعتِ خصوصی)
۲۰۰ روپے (زرِ سالانہ)
عرب ممالک کے لیے: ۱۰۰ ریال

مینیجر: اختر محمود

پرنٹر: حاجی محمد نعیم کھوکھر۔ جیم پرنٹرز۔ لاہور
پبلشر: راجا رشید محمود
کمپیوٹر کمپوزنگ: نعت کمپوزنگ سنٹر
خطاط: منظر رقم
بائنڈر: خلیفہ عبدالمجید۔ بک بائنڈنگ ہاؤس ۳۸۔ اردو بازار۔ لاہور

اظہر منزل۔ مسجد سٹریٹ نمبر ۵۔ نیو شالامار کالونی۔ ملتان روڈ
فون ۷۴۶۳۶۸۴ لاہور (پاکستان) پوسٹ کوڈ ۵۴۵۰۰

سید عابد علی عابدؔ بریلوی، پروفیسر مجیدیہ اسلامیہ کالج، الٰہ آباد کا مجموعۂ نعت "تنویرِ ایمان" ۱۹۵۳ء میں سلیمی برقی پریس، بجلی پور، الٰہ آباد میں طبع ہوا۔ بیرونی سرورق پر کتاب اور شاعر کے نام کے علاوہ "احمد حسین کاتب و آرٹسٹ لکھنوی" کا نام بھی موجود ہے۔ اندرونی سرورق پر "اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِہِمْ" طرازِ عنوان ہے۔ کتاب، شاعر، پریس کے نام کے علاوہ شاعر کا پتا "۱۹۸۔ بی۔ اکبر پور، الٰہ آباد" لکھا ہے اور قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے تحریر ہے۔ کتاب ۲۰۸ صفحات پر مشتمل ہے۔ کتاب میں ۱۲۵ نعتیں ہیں۔ حصۂ مناقب میں خلفائے راشدین حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے پندرہ مناقب ہیں۔

"تنویرِ ایمان" ــــــ کے حوالے سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ عابدؔ بریلوی حضرت شاہ محمد نظام الدین حیدری نیازی شکوری رحمہ اللہ کے مرید تھے، شاعری میں ان کا کوئی استاد نہیں، اور "تنویرِ ایمان" میں ان کے کلام کا ایک ثلث شائع کیا جا رہا ہے جو حاجی ریاست علی صدیقی کے پیہم اصرار سے اشاعت پذیر ہو رہا ہے۔

اس کتاب کی عکسی نقل نعت لائبریری کے لیے عبدالحق ظفرؔ چشتی نے عنایت کی۔
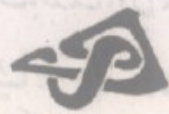
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سُرمۂ اہلِ بصیرت خاکِ پائے مصطفیٰ ﷺ
جنتِ صاحبدلاں دولت سرائے مصطفیٰ ﷺ

اللہ اللہ عزّ و جاہ و اعتلائے مصطفیٰ ﷺ
مسندِ عرشِ خدا ہے زیرِ پائے مصطفیٰ ﷺ

دل میں یادِ مصطفیٰ ﷺ لب پر ثنائے مصطفیٰ ﷺ
دین و دنیا، جان و دل سب ہیں برائے مصطفیٰ ﷺ

وہ نظر مجھ کو عنایت ہو خدائے مصطفیٰ ﷺ
کچھ نظر آئے نہ مجھ کو ماسوائے مصطفیٰ ﷺ

"رب ہے مُعطی مَیں ہوں قاسم" خود ہی جب فرما دیا
جو ملا جس کو ملا، سب ہے عطائے مصطفیٰ ﷺ

پیشوائی کے لیے آئے ملائک جھوم کر
آ رہا ہے حشر میں مدحت سرائے مصطفیٰ ﷺ

مَنْ رَّاٰنِیْ فَقَدْ رَاَ الْحَقَّ پر مرا ایمان ہے
ہے تجلّیٔ خدا بے شک لقائے مصطفیٰ ﷺ

کائناتِ دہر کی ہر شے کی بر آئی مراد
عالمِ امکاں میں جب تشریف لائے مصطفیٰ ﷺ

دولتِ دنیا نظر میں ہیچ ہے، بے کار ہے
مَیں سگِ دنیا نہیں ہُوں، ہُوں گدائے مصطفیٰ ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ازل ہی سے میں شیدا ہوں نبی ﷺ کے روئے انور کا
ابد تک سر میں یہ سودا رہے گا زلفِ اطہر کا

کہیں ہے وصف زلفوں کا کہیں روئے منور کا
مرے رب کو بھی کیسا شوق ہے نعتِ پیمبر ﷺ کا

جو ذوق و شوق بخشا تھا کبھی حسانِ ثابتؓ کو
وہی جذبہ عنایت ہو الٰہی نعتِ سرور ﷺ کا

یہی ارماں یہی حسرت یہی ہے آرزو دل کی
کروں ہر دم نظارہ مصطفیٰ ﷺ کے روئے انور کا

ترے در کا جو منگتا ہے غنی ہے دونوں عالم سے
نہ بھوکا ہے وہ جنت کا، نہ پیاسا ہے وہ کوثر کا

نہ طاعت ہے نہ تقویٰ ہے نہ زادِ آخرت کچھ بھی
مگر ہاں اک وسیلہ ہے شفیعِ روزِ محشر ﷺ کا

نہیں ہے کوئی صورت مجھ سے مجرم کی رہائی کی
بھروسا ہے تو بس ہے ان ﷺ کی رحمت، فضلِ داور کا

گروں، بیہوش ہو جاؤں، رہے یہ جان یا جائے
میں قرباں تیرے جلوے پر، نقابِ رخ ذرا سرکا!

نہیں یہ راہِ کعبہ، کوچۂ دلدار ہے عابدؔ
قدم رکھ کر یہاں چلنا؟ ارے موقع ہے یہ سر کا!

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اے سراپائے وجودت متنِ قرآنِ جمال
نورِ ذاتِ کبریا شمعِ شبستانِ جمال

تیرے جلووں سے ہے روشن کل فضائے کائنات
بدرِ تابانِ عرب اے شمسِ فارانِ جمال

نور کی سرکار سے پاتے ہیں صدقہ نور کا
ہیں مہ و خورشید و انجم کوچہ گردانِ جمال

دل تصدق جاں تصدق دین و دنیا سب نثار
منبعِ نور و ضیا مجھ پر بھی لمعانِ جمال

غیرتِ صد طور کیا، عرشِ معلّٰی بن گیا
ربِ کعبہ کی قسم، جو دل ہے قربانِ جمال

کیا بیاں ہو حسن و خوبی اُس دلِ صد چاک کی
جلوہ فرما ہو گیا جس میں وہ سلطانِ جمال ﷺ

دین و دنیا کی کوئی حسرت نہیں خواہش نہیں
ایک تیری آرزو ہے دل میں اے جانِ جمال ﷺ

اے مرے اللہ پہنچا دے مجھے بھی اس جگہ
ذرہ ذرہ ہے جہاں کا مہرِ تابانِ جمال

نعت خوانِ مصطفیٰ ﷺ قربان تیرے جائیے
لب پہ ذکرِ حسن ہے اور دل میں ارمانِ جمال

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شبستانِ جہاں میں شمعِ ذاتِ کبریا آئے
ریاضِ کُن فکاں میں کُنتُ کَنزاً برملا آئے

سراجِ حق نما بن کر جہاں کے رہنما آئے
فروغِ بزمِ یزدانی تجلی کی ضیاء آئے

ھُوَالاول ھوالآخر ھوالظّاہر ھوالباطن
ازل کی ابتدا آئے ابد کی انتہا آئے

جہانِ رنگ و بو کیا ہے، بہارِ حسنِ احمد ﷺ ہے
گل و لالہ، مہ و انجم نقوشِ دست و پا آئے

ازل ہی سے زمانہ منتظر تھا جنکی آمد کا
وہ جانِ آرزو آئے وہ روحِ مدعا آئے

مرے دل میں بسا دے یادِ احمد ﷺ اس طرح یارب
بجز ان کے نہ ہرگز پھر خیالِ ماسوا آئے

جبینِ عشق کو یارب عطا حسنِ عقیدت کر
وہیں جھک جائے سر جس جا نبی ﷺ کا نقشِ پا آئے

دریچے خلد کے کُھلنا مبارک ہو تجھے واعظ!
مری تربت میں طیبہ کی ہوائے جانفزا آئے

مرے معبود! اتنی التجا ہے تیرے عابد کی
جبیں ہو، آستانِ مصطفیٰ ﷺ ہو، جب قضا آئے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سراجِ حق نما بن کر جہاں کا رہنما ہو کر
خدا کا نور ﷺ خود آیا حبیبِ کبریا ہو کر

یہ استغنا تو دیکھو ان کے کوچے کے گداؤں کا
کہ ٹھکراتے ہیں دولت کو فقیر و بے نوا ہو کر

پڑا رہنے دے قدموں میں غلامِ زار کو اپنے
کہ جینا غیر ممکن ہے ترے در سے جدا ہو کر

نہیں جائے اماں دونوں جہاں میں جُز ترے در کے
کہاں جائے غلامِ زار قدموں سے جدا ہو کر

بروزِ حشر جب ان کو پکارا بے قراری میں
گنہ گاروں کے سر پہ چھا گئی رحمت گھٹا ہو کر

بسر کرتے ہیں خود نانِ جویں پر یا کھجوروں پر
شہنشاہِ دو عالم مالکِ ہر دو سرا ﷺ ہو کر

کھڑا ہوں ہاتھ باندھے سر جھکائے روبرو ان کے
ہمہ تن آرزو بن کر، سراپا التجا ہو کر

جدائی میں تو پارہ سا تڑپتا ہے دلِ مضطر
نہیں معلوم کیا گزرے گی جاں پر، سامنا ہو کر

نہ ہو گی سوئے جنت مائلِ پرواز جاں میری
مدینہ جائے گی قیدِ عناصر سے رہا ہو کر

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

مکان و لامکاں ہوں گے نہ دورِ آسماں ہو گا
نہ آثارِ فنا ہوں گے نہ ہستی کا نشاں ہو گا

نہ پوچھو حال کیا ہو گا وہاں ہَولِ قیامت سے
دلوں پہ خوف طاری اور زباں پر الاماں ہو گا

عجب وہ بے بسی ہو گی غضب کی بے کسی ہو گی
مصیبت کی گھڑی ہو گی قیامت کا سماں ہو گا

نہ ہو گا حامی و یاور کوئی بھی ناتوانوں کا
کوئی محوِ فغاں ہو گا کوئی گریہ کناں ہو گا

نہ پوچھے گا کوئی بھی بات جبکہ ہم غریبوں کی
رسولِ ہاشمی ﷺ سب کا سہارا، مہرباں ہو گا

شفاعت کا کریں گے جس گھڑی وہ سلسلہ جاری
سُوئے جنت روانہ کارواں در کارواں ہو گا

خدایا وہ بھی دن آئے گا دورِ زندگانی میں
جبینِ عجز میری اور نبی ﷺ کا آستاں ہو گا

چلیں گے جسم و جاں قلب و جگر ارمان و حسرت سب
رواں سُوئے مدینہ عشق کا یہ کارواں ہو گا

جہاں مہمان آتے ہیں ہر اک گوشے سے عالم کے
وہ کیسا آستاں ہو گا وہ کیسا میزباں ہو گا

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

خدا بھی اُس طرف ہو گا، خدائی بھی اُدھر ہو گی
جدھر اللہ کے محبوب ﷺ کی حق بیں نظر ہو گی

یہاں ہو گی، وہاں ہو گی، اِدھر ہو گی، اُدھر ہو گی
تلاشِ عاصیاں میں ہر طرف ان ﷺ کی نظر ہو گی

خیالِ زلف و رُخ میں خونچکاں گر چشمِ تر ہو گی
رسائی بارگاہِ حسن میں شام و سحر ہو گی

جمالِ مصطفیٰ ﷺ پر بے خودی میں جو نظر ہو گی
وہ معراجِ نظر واللہ حق بیں حق نگر ہو گی

جمالِ رب کو بے پردہ سرِ عرشِ بریں دیکھا
خدا جانے محمد ﷺ کی وہ کیا تابِ نظر ہو گی

غلامانِ محمد ﷺ جائیں گے جس دم کہ جنت میں
جناں میں دیدنی وہ زینت دیوار و در ہو گی

مہ و انجم کی آنکھیں فرشِ رہ ہوں گی شبِ اسریٰ
وہ فردوسِ نظر ہو گی جو اُن کی رہگزر ہو گی

مہ و خورشید و انجم تابعِ فرمانِ والا ہیں
زمانہ اُس طرف ہو گا نظر ان کی جدھر ہو گی

نہ جانے حال کیا ہو گا وفورِ شوق میں عابدؔ
رسائی کوچۂ محبوب تک قسمت سے گر ہو گی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نظر میں صانعِ قدرت کے تو ہی انتخاب آیا
ترا خالق بھی یکتا تو بھی پیارے ﷺ لاجواب آیا

عروسِ نو بنایا جا رہا ہے سارے عالم کو
کہ سلطانِ جہان آرا شہِ عالی جناب ﷺ آیا

ہوئے توریت و انجیل و زبور اوراقِ پارینہ
کہ اب عصرِ جدید، صاحبِ اُمّ الکتاب ﷺ آیا

چمک والے چمکتے تھے شبِ دیجور میں لیکن
مہ و انجم ہوئے رخصت، افق پر آفتاب آیا

کسی کے شوقِ بے حد پر صدائے لَنْ تَرَانِیْ تھی
کسی کے روبرو خود حسنِ مطلق بے حجاب آیا

کہاں ہیں رَبِّ اَرِنِیْ کہنے والے آئیں، اب دیکھیں
تجلی بے حجاب آئی وہ جلوہ بے نقاب آیا

خدا بینی جہاں بانی سکھائی ساربانوں کو
وہ اُمّی ﷺ لے کے دنیا میں پیامِ انقلاب آیا

نگاہیں ڈھونڈتی پھرتی تھیں جس کو سارے محشر میں
گنہ گارو وہ دیکھو شافعِ یوم الحساب ﷺ آیا

مٹا دی جس نے ہستی راہِ الفت میں، وہی عابدؔ
حریمِ حسنِ جاناں میں سراسر کامیاب آیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فخرِ زمیں یہی تو ہیں فخرِ زماں یہی تو ہیں
حسنِ ازل ہے جلوہ گر جن میں وہ ہاں یہی تو ہیں

جن کے لیئے ہے یہ جہاں جو ہیں رہنمائے دو جہاں
جن پہ فدا ہوں کل جہاں، جانِ جہاں یہی تو ہیں

جن سے ظہور کو فروغ جن سے وجود کی حیات
گلشنِ ہست و بود میں روحِ رواں یہی تو ہیں

مالکِ دو جہاں ہیں یہ حاکمِ انس و جاں ہیں
ان کے غلام سب ملوک شاہِ شہاں یہی تو ہیں

مرہمِ زخمِ خستگاں چارۂ دردِ بیکساں
دادرسِ ستم کشاں راحتِ جاں یہی تو ہیں

جن سے ہے روح کو بقا جن سے ہے جان کو جِلا
روح کی روح ہیں یہی جان کی جاں یہی تو ہیں

جن کا بدن بھی نور ہے جن کا قدم بھی طور ہے
نورِ مقدم یہی تو ہیں کنزِ نہاں یہی تو ہیں

ان کے چمن کا ایک گل نازشِ صد ہزار خلد
جن پہ جناں کو ناز ہے فخرِ جناں یہی تو ہیں

عابدِ خستہ جاں ذرا پردہ اٹھا کے دل میں دیکھ
روح کی روح دل کے دل، جان کی جاں یہی تو ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

رحمت کی ہوائیں چلتی ہیں انوار کی بارش ہوتی ہے
سرکارِ دو عالم ﷺ آتے ہیں مولیٰ کی نوازش ہوتی ہے
جو طالبِ جنت ہیں ان سے اعمال کی پُرسش ہوتی ہے
جو مستِ محمد ﷺ ہیں، ان کی خود خلد کو خواہش ہوتی ہے
کونین کا دولھا آتا ہے جبریلؑ منادی کرتے ہیں
افلاک پہ ڈنکا بجتا ہے آفاق میں شورش ہوتی ہے
وہ وقتِ ولادت کیا کہنا وہ صبحِ سعادت صَلّی اللہ
ہر پھول شگفتہ ہوتا ہے ہر شاخ کو جنبش ہوتی ہے
جب دل میں تصوّر ہوتا ہے محبوبِ خدا ﷺ کی صورت کا
انوار کی بارش ہوتی ہے سینے میں کشائش ہوتی ہے
سورج بھی پلٹ کر آتا ہے اور چاند بھی رقصاں ہوتا ہے
محبوب ﷺ کے دستِ ناز کو جب ہلکی سی بھی جنبش ہوتی ہے
سب اپنی جگہ پر ساکن ہیں، ہوں شمس و قمر یا ارض و فلک
معراجِ محمد ﷺ پر قرباں کونین کی گردش ہوتی ہے
میں جرم و خطا کا عادی ہوں وہ لطف و کرم کے خوگر ہیں
یاں اشکِ ندامت بہتے ہیں، واں جوش میں بخشش ہوتی ہے
پیغامِ محبّت سنتا ہوں خاموش فضاؤں میں پیہم
اور دل میں نظارہ کرتا ہوں جب دید کی خواہش ہوتی ہے

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

عرش بھی ہے فرش جس کا وہ ہے ایوانِ رسول ﷺ
ہے ملائک کا جو افسرؑ وہ ہے دربانِ رسول ﷺ
ماہ و خوُر رہتے ہیں اس عرش آستاں پر سجدہ ریز
نوریانِ عرش بھی ہیں کوچہ گردانِ رسول ﷺ
ہے سرِمُو بھی نہ اصلا فرق دونوں میں بہم
عین فرمانِ خدا ہے جو ہے فرمانِ رسول ﷺ
حشر کے میدانِ وحشت زا میں دیکھو کس طرح
عاصیوں کو ڈھونڈتی ہے چشمِ نگرانِ رسول ﷺ
امتِ مرحوم پر سبقت نہ پائے گا کوئی
خلد میں پہنچیں گے پہلے سب غلامانِ رسول ﷺ
ذرہ ذرہ کائناتِ دہر کا ہے مدح خواں
خالقِ ارض و سما خود ہے ثنا خوانِ رسول ﷺ
مانگتے ہیں تجھ سے یا رب ہم ترے محبوب ﷺ کو
خلد کی حاجت نہیں، ہم ہیں گدایانِ رسول ﷺ
مرحبا مُحبِؔ علیؔ کا شور ہو گا حشر میں
نعت پڑھتے جائیں گے جب ہم ثنا خوانِ رسول ﷺ
دین و دنیا، مال و زر، فرزند و زن، ہوش و خرد
سب فدائے راہ مولا سب ہیں قربانِ رسول ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

جمالِ مصطفیٰ ﷺ کی روشنی ہے بزمِ امکاں میں
گلِ باغِ رسالت کی مہک ہے ہر گلستاں میں

تلاشِ جانِ جاں ہے گر تمھیں' مجھ سے پتا سن لو
انھیں پاؤ گے اکثر چشمِ گریاں' زخمِ خنداں میں

نظر دیکھے بھلا رُخ کی تجلی' غیر ممکن ہے
سما جاتے ہیں لیکن ان کے جلوے قلبِ ویراں میں

ہر اک ذرہ ہے رشکِ مہر' ہر کانٹا گلستاں ہے
کبھی دیکھا نہیں زاہد نے جا کر کوئے جاناں میں

قسم کھاتا ہو جس کے گیسو و رخ کی وہ خالق بھی
بتاؤ ہے کوئی ایسا بھی یوسف یوسفستاں میں

تمھی دل ہو تمھی جاں ہو تمھی ہو دین و ایماں سب
تمھاری آرزو دل میں' تمھی ہو دل کے ارماں میں

جنابِ عائشہؓ گم گشتہ سوزن ڈھونڈھ لیتی ہیں
چمک اللہ اکبر کس قدر ہے دُرِّ دنداں میں

تری رحمت کی وسعت اے تعالیٰ اللہ تعالیٰ اللہ
چلے آئے سمٹ کر ہر دو عالم تیرے داماں میں

ثنا کس طرح ممکن ہو بھلا ہم سے محمد ﷺ کی
صفت جس کی بیاں کرتا ہو خالق خود ہی قرآں میں

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

پڑھا کروں گا درود ہر دم' لبوں پہ پیہم سلام ہو گا
وہ دن بھی کیا دن خوشی کے ہوں گے' مدینہ جب کہ مقام ہو گا

ادھر تبسم نظر میں ہو گا' پیام ہو گا' کلام ہو گا
ادھر لبوں پہ ہمارے پیہم' درود ہو گا' سلام ہو گا

خدائی محوِ تماشا ہو گی' وہاں جو دیدارِ عام ہو گا
خدا بھی محوِ نظارہ ہو گا' وہ حسنِ خیر الانام ﷺ ہو گا

اگرچہ اعمال بد ہیں لیکن' نہیں ہے مایوس قلب میرا
ہوئی وہ چشمِ کرم جو مائل' تو اک اشارے میں کام ہو گا

ملا کسی کو نہ مل سکے گا' یہ اونچا پایہ' یہ اعلیٰ رتبہ
مقامِ محمود' روزِ محشر حضور ﷺ ہی کا مقام ہو گا

میں جن کے دامن سے بندھ چکا ہوں' نہ ساتھ چھوڑ دوں گا ان کا ہرگز
جو آگے آگے چلیں گے آقا ﷺ' تو پیچھے پیچھے غلام ہو گا

صَلٰوۃِ رَبِّی عَلٰی محمدؐ' صلٰوۃ ربّی علیٰ محمد ﷺ
جناں میں ہر جنتی کے لب پر یہ وِرد پیہم مدام ہو گا

کریں گے بزمِ مناعتہ ہم' پڑھیں گے مل کر وہاں بھی نعتیں
جناں میں ہر دم لبوں پہ اپنے' درود ہو گا سلام ہو گا

لبِ مبارک سے آپ کہہ دیں یہ ہے غزل خواں ہمارا عابد
تمھارے بندے کا کام ہو گا' تمھارا محشر میں نام ہو گا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تجلی کی شعاعِ لوئیں ہو
ظہورِ جلوۂ پردہ نشیں ہو

سراپا حسن ہو، حسن آفریں ہو
ہے جس پر حسن قرباں، وہ حسیں ہو

محبت کی ادائے دل نشیں ہو
مروت کی مثالِ بہترین ہو

تصدق جان و ایماں سب ہوں تم پر
کہ تم محبوبِ دل، مقصودِ دیں ہو

تمہارا مرتبہ اللہ اکبر
کہ تم محبوبِ ربّ العالمیں ﷺ ہو

دو عالم پر حکومت ہے تمہاری
شہا ﷺ تم مالکِ ہر آن و ایں ہو

زمین و آسمان و عرش و کرسی
مکان و لامکاں سب میں تمھی ہو

تمنا ہے کہ وقتِ مرگ مولیٰ ﷺ
ترے ہی آستانے پہ جبیں ہو

کروں سجدوں پہ سجدے ہر قدم پر
سرِ عابد ہو، طیبہ کی زمیں ہو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کیا حال بیاں کیجے اس شمع رسالت کا
فانوس کے پردہ میں شعلہ تھا حقیقت کا

معنیٰ کی حقیقت تھی نظروں سے نہاں اب تک
صورت میں نظر آیا مفہوم حقیقت کا

ہم کو تو نظر آیا ابروئے محمد ﷺ ہی
جب قصد کیا ہم نے محرابِ عبادت کا

گہ پھیر دیا مہ کو، گہ پھیر لیا خور کو
ہاتھوں میں نظر آیا جلوہ یدِ قدرت کا

بے پردہ اگر دیکھیں اس رخ کی تجلی کو
خود طور بنیں موسیٰ نقشہ ہو یہ حیرت کا

سرشار رہوں ہر دم، وہ جام عنایت ہو
آباد رہے ساقی مے خانہ محبت کا

اک بار بلا لیجے روضے پہ حضور ﷺ اپنے
ارمان نکل جائے جنت کی بھی جنت کا

مجرم کی طرف فوراً دریائے کرم اُمڈا
جس دم بھی گرا قطرہ اک اشکِ ندامت کا

طیبہ کے مناظر ہیں رضواں مری نظروں میں
مجھ کو تو نہیں بھایا گلشن تری جنت کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اے کمالِ روحِ انساں الصلوٰۃ والسلام
اے جمالِ حسنِ یزداں الصلوٰۃ والسلام

حاملِ انوارِ سُبحاں الصلوٰۃ والسلام
واقفِ اَسرارِ پنہاں الصلوٰۃ والسلام

کعبۂ مقصودِ ایماں الصلوٰۃ والسلام
اے دلیلِ راہِ عرفاں الصلوٰۃ والسلام

اے شہنشاہِ دو عالم اے نبی الانبیاء ﷺ
فخرِ داؤدؑ و سلیمانؑ الصلوٰۃ والسلام

ہے ملائک کو تحیرؑ شانِ رفعت دیکھ کر
اے عروجِ روحِ انساں الصلوٰۃ والسلام

مدعائے عارفاں و آرزوئے عاشقاں
حاصلِ صد جان و ایماں الصلوٰۃ والسلام

تم شفیقِ بے کساں ہو تم معینِ بے بساں
ہیں تمہارے سب پہ احساں الصلوٰۃ والسلام

کوثر و تسنیم کیا ہیں؟ دونوں لب ہائے حضور ﷺ
اور تکلم آبِ حیواں الصلوٰۃ والسلام

اپنے عابدؔ کو بلا لو اپنے قدموں میں شہا ﷺ
تم پہ قرباں جان و ایماں الصلوٰۃ والسلام

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بفضلِ ایزدی ہم روضۂ سرکار ﷺ دیکھیں گے
مدینہ میں رسول اللہ ﷺ کا دربار دیکھیں گے

نہ دیکھیں گے بجز تیرے وہ ہرگز دونوں عالم کو
محبت کی نظر سے جو تجھے اک بار دیکھیں گے

دیارِ دوست پہ قربان لاکھوں جنتیں رضواں!
مدینہ دیکھ کر کیا خلد کا گلزار دیکھیں گے

کھلی رہ جائے گی چشمِ تحیر ذی وقاروں کی
وہاں جب اختیارِ احمدِ مختار ﷺ دیکھیں گے

نہیں ممکن ہے سیری لذتِ دیدارِ مولیٰ ﷺ سے
ہزاروں بار دیکھیں گے، کروروں بار دیکھیں گے

گریں گے چشمِ گریاں سے جو آنسو ہجرِ مولیٰؐ میں
سرِ دامن محبت کے دُرِ شہوار دیکھیں گے

تری جنت کو کیا دیکھیں گے رضواں بعدِ مُردن ہم
جمالِ مصطفیٰ ﷺ کا گلشنِ بے خار دیکھیں گے

نہ غمگیں ہوں زمانہ کی جفاؤں کے ستم خوردہ
یہ کیا کم ہے نگاہِ لطف سے سرکار ﷺ دیکھیں گے

اسی امید پر مر مر کے جیتا ہوں' میں زندہ ہوں
کہ روضہ پر بلا کر خود مجھے سرکار ﷺ دیکھیں گے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خدا نمائی ہے عابد کہ خود نمائی ہے
نبی ﷺ کے رخ سے عیاں شانِ کبریائی ہے

نہ ہوتے تم تو خدا کو نہ جانتا کوئی
تمہارے رخ سے تجلی بھی جگمگائی ہے

بھٹکتے پھرتے ہیں اہلِ خرد دلائل میں
نبی ﷺ کی ذات سے وابستہ رہنمائی ہے

ہزار شکر کہ محشر بپا ہوا آخر
یہی تو عید ہے، مولا ﷺ کی رونمائی ہے

ملی ہے جس کو جو دولت خزینۂ رب سے
خدا کی دین ہے لیکن نبی ﷺ سے پائی ہے

نظر میں ہیچ ہے دنیا کی دولت و شہرت
کہ فخرِ شاہیٔ عالم، تری گدائی ہے

نہ چھوٹے ہاتھ سے دامن شفیعِ محشر ﷺ کا
اسی میں امتِ عاصی، تری بھلائی ہے

نہ مجھ کو خواہشِ عقبیٰ نہ حاجتِ دنیا
کہ بے نیازِ دو عالم ترا فدائی ہے

خدا کا شکر، میسر ہے دولتِ کونین
درِ حبیب ﷺ ہے، عابد ہے، جبّہ سائی ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شرف آدم کو بخشا جس نے وہ خیر البشر ﷺ آیا
قمر کو دو کیا جس نے، وہ رشکِ صد قمر آیا

زمانہ خواب غفلت میں پڑا سوتا تھا مدت سے
جگانے سارے عالم کو وہ ہنگامِ سحر آیا

منور ہو گیا عالم شعاعِ مہرِ فاراں سے
شبِ تاریک پھر کیسی، جہاں نورِ سحر آیا

منور ہو گئیں جب دل کی آنکھیں نورِ عرفاں سے
جہاں دیکھا جدھر دیکھا ترا جلوہ نظر آیا

کہیں زلفوں کا سایہ ہے کہیں رخ کی درخشانی
سمجھ میں میری اے دل، مقصدِ شام و سحر آیا

کہاں کا رنج، کیسی ناخوشی، طرفہ مسرت تھی
جمالِ روح پرور، روزِ محشر جب نظر آیا

وفورِ بے خودی میں گر پڑا سجدہ میں سر میرا
مری آنکھوں کو جس دم گنبدِ خضرا نظر آیا

ملائک مرحبا کہتے چلے ہر ہر قدم پیہم
مجھے درپیش قسمت سے جو طیبہ کا سفر آیا

ملائک نے بچھا دیں اپنی آنکھیں فرشِ رہ ہو کر
ثنا خوانِ محمد ﷺ حشر میں با کرّوفر آیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کیا جمالِ حور دیکھوں رُوئے جاناں دیکھ کر
سیرِ جنت کیا کروں طیبہ کی گلیاں دیکھ کر

کس قدر حیرت زدہ ہیں عرشی و نوری تمام
افتخار و اعتلا و شانِ انساں دیکھ کر

کیجیے توصیف رُخ کی، گیسوئے خمدار کی
متنِ قرآں دیکھیے اب شاہِ ہجراں دیکھ کر

چشمِ موسیٰؑ سیر ہوتی ہی نہیں دیدار سے
آ رہے ہیں شاہِ خوباں ﷺ رُوئے یزداں دیکھ کر

اک جھلک ہی دیکھ کر بے ہوش موسیٰؑ ہو گئے
شاہِ خوباں ﷺ آ رہے ہیں رُوئے یزداں دیکھ کر

جسم کا سایہ نہ ہو، سایہ فگن عالم پہ ہو
محوِ حیرت ہے زمانہ ایسا انساں دیکھ کر

حضرت روح الامینؑ کو ناز تھا پرواز پر
ہوش پرّاں ہو گئے پروازِ انساں دیکھ کر

اے میں قرباں، کس قدر بے چین آقا ﷺ ہو گئے
روزِ محشر اپنی امت کو پریشاں دیکھ کر

ان کی رحمت کے تصدّق، لے لیا بڑھ کر مجھے
کس قدر مایوس تھا مَیں فردِ عصیاں دیکھ کر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تجھ پہ خدا کی ہو اماں، نعتِ نبی ﷺ سنائے جا
عابدِ خوشنوا یہی نغمۂ حمد گائے جا

طور مجھے بنائے جا ہوش مرے اڑائے جا
شاہدِ نازِ ما طغیٰ برقِ نظر گرائے جا

کوثر و سلسبیل سے بجھ نہ سکے گی تشنگی
تشنۂ دید ہوں، مجھے رُوئے حبیں دکھائے جا

بارگہِ جمال میں ہو گی رسائی بالیقیں
راہِ حجاز کی طرف سر کو قدم بنائے جا

بارگہِ کریم میں عرضِ نیازِ شوق کر
دامنِ دل دراز کر، دستِ طلب بڑھائے جا

صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
بربطِ دل کے ساز پہ نغمہ یہی تو گائے جا

دل کی مرادیں پائے گا خالی کبھی نہ جائے گا
بابِ کریم پر مگر اپنی جبیں جھکائے جا

میں ہوں مریضِ مصطفیٰ میری دوا ہیں مصطفیٰ ﷺ
کہہ دے طبیب سے کوئی، نعتِ نبی ﷺ سنائے جا

عابدِ نعت گو یہی کام ترا ہے عمر بھر
نغمۂ نعتِ مصطفیٰ ﷺ کیف میں گنگنائے جا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فرازِ عرشِ اعظم نورِ یزداں دیکھتے جاؤ
شبِ اسرا علوِ شانِ انساں دیکھتے جاؤ

تجلی کی تمنا رکھنے والو روئے احمد ﷺ میں
جمالِ پاکِ رحماں نورِ سبحاں دیکھتے جاؤ

تجلی کی تمنا ہے اگر اے موسیٰؑ عمراںؑ
رسولِ ہاشمی ﷺ کا روئے تاباں دیکھتے جاؤ

تمنا ہے اگر دل میں تجلی طور کی دیکھیں
تو عرفاں کی نظر سے بقعۂ فاراں دیکھتے جاؤ

جو بستر ہے چٹائی کا تو تکیہ دستِ اقدس کا
شہنشاہِ دو عالم ﷺ کا یہ ساماں دیکھتے جاؤ

کہاں جنت میں پاؤ گے جنابِ حضرتِ واعظ
مدینہ کی فضائے نور افشاں دیکھتے جاؤ

اگر نورِ بصیرت ہو تو دیکھو مصحفِ ناطق
حقیقت کی نظر سے عینِ ایماں دیکھتے جاؤ

اگر جنت کا نظارہ تمھیں دنیا میں کرنا ہے
مدینہ کی گلی میں باغِ رضواں دیکھتے جاؤ

ادھر آؤ مہ و انجم کی محفل دیکھنے والو
غلامانِ محمد ﷺ کی شبستاں دیکھتے جاؤ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شرحِ والشمس و ضحیٰ ہے روئے تابانِ رسول ﷺ
رمزِ واللیل تجلی ہے زلفِ پیچانِ رسول ﷺ

کنزِ مخفی سرِّ وحدت نورِ احمد ﷺ بالیقیں
معرفت حق کی حقیقت میں ہے عرفانِ رسول ﷺ

رحمتِ عالمؐ بنائے ہستیٔ کُل کائنات
نورِ ذاتِ کبریا ہے نورِ تابانِ رسول ﷺ

رقص کرتے ہیں اشاروں پر شہِ لولاک ﷺ کے
ہیں مہ و خورشید و انجم زیرِ فرمانِ رسول ﷺ

جس نے دیکھا بول اٹھا اللہ اکبر برملا
جلوۂ شانِ خدا ہے جلوۂ شانِ رسول ﷺ

ذرہ ذرہ قبر کا چمکے گا جوں خورشیدِ حشر
جلوہ گر ہو گا وہاں جب روئے تابانِ رسول ﷺ

مثلِ انجم . انبیاؑ کا نور پنہاں ہو گیا
جلوہ افگن جب ہوا مہرِ درخشانِ رسول ﷺ

مال بھی وقفِ نبی ﷺ، تھی جان بھی وقفِ نبیؐ
فی الحقیقت عشق میں کامل تھے یارانِؓ رسول ﷺ

لب نہ جنت کی تمنا ہے نہ دنیا کی ہوس
سر میں سودائے نبیؐ ہے دل میں ارمانِ رسول ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

روح میں تازگی نہیں قلب میں روشنی نہیں
عشقِ رسول ﷺ کے بغیر آدمی آدمی نہیں

رحمتِ عالمیں ﷺ کی خو ردِّ سوال کی نہیں
لب پہ حضور ﷺ کے ہرے آیا "نہیں" کبھی نہیں

دستِ یقیں دراز کر مانگ مرادیں دل کی مانگ
ان کی عطا میں آج بھی حاشا کوئی کمی نہیں

عشقِ جمالِ سرمدی حسنِ کمالِ بندگی
در سے رسولِ پاک ﷺ کے کونسی شے ملی نہیں

شرق ہو یا کہ غرب ہو، دشت و چمن کہ بحر و بر
ماہِ عرب ﷺ کی کس طرف دہر میں چاندنی نہیں

ساری متاعِ زیست کو کر دے نثار دوست پر
عشق فنا کا نام ہے کھیل نہیں ہنسی نہیں

اپنی حیات و موت کو ان کی رضا پہ چھوڑ دے
ان کی خوشی پہ جان دے تیری خوشی خوشی نہیں

دعوائے دین ہے غلط دھوکا ہے علم و فضل سب
دشمنِ شانِ مصطفیٰ ﷺ حاشا محمدی نہیں

عابدؔ مست سے کہو فکر عبث خیال خبط
شعر و سخن سے فائدہ، نعت اگر کہی نہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

امانت کا امیں آیا رسالت کا نگیں آیا
خدائی کرنے عالم میں خدا کا جانشیں ﷺ آیا

قدومِ ناز کے نیچے پر عرشِ بریں آیا
اٹھایا دل سے جب پردہ، نظر پردہ نشیں آیا

بہارِ دلنشیں آئی نگارِ بہتریں آیا
مٹانے رنج و غم ماہِ ربیعُ الاولیں آیا

بھٹکتا تھا زمانہ گمرہی میں کفر و باطل کی
دکھانے راستہ حق کا چراغِ راہِ دیں آیا

اذانوں میں نمازوں میں دعاؤں میں غرض ہر جا
خدا کے ساتھ نامِ مصطفیٰ ﷺ بھی بالیقیں آیا

اشاروں پر چلا کرتے ہیں مہر و ماہ و انجُم سب
زمیں و آسماں سب کچھ ترے زیرِ نگیں آیا

رضا چاہیں گے جس کی اگلے پچھلے سب قیامت میں
وہ سلطانِ گروہِ اولین و آخریں ﷺ آیا

ترے قدموں پہ ساجد ہوں تصور میں تخیل میں
نمازِ عشق کا قبلہ ترا رُوئے مبیں آیا

بشر سے غیر ممکن ہے ثنا احمد ﷺ کی اے عابدؔ
ثنا گوئے محمد ﷺ خود اللہ العالمیں آیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یتیم و ناتوان و بے کس و مفلس کے یار آئے
نہیں پرساں تھا جن کا کوئی، ان کے غمگسار آئے

ہوا بدلی فضا بدلی زمین و آسماں بدلے
ہوا دورِ خزاں رخصت کہ سلطانِ بہار ﷺ آئے

کتابِ پُرضیا لے کر سراجِ حق نما بن کر
جہاں کے رہنما آئے عرب کے تاجدار ﷺ آئے

رُخِ محبوب ﷺ کا صدقہ، تصدّق اپنی رحمت کا
خدایا اس خزاں دیدہ چمن میں پھر بہار آئے

رلیا فرطِ محبت سے انھیں آغوشِ رحمت میں
ندامت سے جو عاصی سر جھکائے شرمسار آئے

وہی آزادِ عالم ہیں وہی آزادِ ہستی ہیں
جو تیرے دامِ گیسو میں گرفتارِ شکار آئے

سکوں ممکن نہیں بے تاب دل کو تیری فرقت میں
قدومِ ناز پر سر ہو تو عاشق کو قرار آئے

بنے دل مرکزِ مہر و وفا، سینہ ہو نورانی
اور آنکھوں میں مئے عشقِ محمد ﷺ کا خمار آئے

گنہ گاروں پہ پہلے چشمِ رحمت ہو گئی مائل
مرے اعمالِ بد ہی روزِ محشر سازگار آئے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کہ شوقِ عابدؔ وہیں پہ جھکا ہے
جہاں پہ ترا جانِ جاں نقشِ پا ہے

مجھے بھی ہوئی آج معراج حاصل
جبیں ہے مری اور درِ مصطفیٰ ﷺ ہے

بھلا دل کی عظمت کو کیا کوئی جانے
حبیبِ خدا ﷺ کا یہ دولت کدہ ہے

محمدؐ محمدؐ محمدؐ محمد ﷺ
مرے سازِ دل کی یہی اک صدا ہے

ملائک لبوں کو مرے چومتے ہیں
زباں پہ مرے مصطفیٰؐ مصطفیٰ ﷺ ہے

نہ چرخِ چہارم نہ عرشِ معلّیٰ
مقامِ محمد ﷺ وراء الورٰی ہے

کھلیں جس سے مرجھائی کلیاں دلوں کی
وہ گلزارِ طیبہ کی ٹھنڈی ہوا ہے

نہیں وصف ممکن زبانِ بشر سے
کہ واصف ترا خود ترا کبریا ہے

وہی دل منوّر وہی دل مقدّس
کہ جس دل میں عابدؔ وہ جلوہ نما ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تمنا ہے، کروں میں یوں عبادت یا رسولؐ اللہ ﷺ
ہو پیہم مصحفِ رخ کی تلاوت یا رسولؐ اللہ ﷺ

عنایت کیجیے چشمِ بصیرت یا رسولؐ اللہ ﷺ
کہ آ جائے نظر اپنی حقیقت یا رسولؐ اللہ ﷺ

بُرا ہوں یا بھلا، جیسا بھی ہوں بندہ تمہارا ہوں
تمہی سے ہے مجھے امیدِ رحمت یا رسولؐ اللہ ﷺ

زمین و آسماں دیکھیں تمہیں شمس و قمر دیکھیں
مری آنکھیں ہیں کیوں محروم رویت یا رسولؐ اللہ ﷺ

تمنا دل کی بر آتی، نہ رہتی پھر کوئی حسرت
اگر ہو جاتی روضہ کی زیارت یا رسولؐ اللہ ﷺ

نہ دنیا میں نہ عقبیٰ میں نہ مرقد میں نہ محشر میں
نہ چھوٹے ہاتھ سے دامانِ رحمت یا رسولؐ اللہ ﷺ

زمین و آسمان و عرش و کرسی، جنت و دوزخ
نہیں ہے آپ کی کس جا حکومت یا رسولؐ اللہ ﷺ

بُرے ہیں یا بھلے ہیں، آپ کے در کے بھکاری ہیں
کہاں جائیں سیہ کارانِ امت یا رسولؐ اللہ ﷺ

گنہگارانِ امت کی تمنا ہے، رہے سر پر
ہمیشہ آپ کا ظلِّ حمایت یا رسولؐ اللہ ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ظہورِ شانِ رسالت مآب ﷺ کیا کہنا
نمودِ حسنِ حقیقت مآب کیا کہنا

تمہارا حسن ہُوا لاجواب کیا کہنا
تمہاری ذات ہوئی انتخاب کیا کہنا

فرشتے آتے ہیں در پر ادب سے سر بہ سجود
وہ بارگاہِ الٰہی جناب کیا کہنا

کھڑے ہیں روحِ امینؑ آئے دن سلامی کو
وہ بارگاہِ رسالت مآب ﷺ کیا کہنا

نہ فاصلہ نہ جہت، نے حجاب، نے پردہ
تمہارے قرب کا عالی جناب ﷺ کیا کہنا

وہ چشمِ لطف سے نگراں ہیں تیری حالت پر
ہے اشک ریزی تری کامیاب، کیا کہنا

وفورِ درد و مسرت یہ گریۂ پیہم
جبینِ شوق و درِ آنجناب ﷺ کیا کہنا

مجالِ دید کسے، گر نقاب اٹھ جائے
تمہارے چہرۂ انور کی تاب کیا کہنا

تمام عالمِ امکاں تلاشِ یار میں ہے
صفات و ذات میں یہ احتجاب کیا کہنا

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

تمام عالم نثار جن پر وہ جانِ عالم نگار تم ہو
چمن جہاں کے کھلے ہیں جس سے وہ روح پرور بہار تم ہو

رؤف تم ہو، رحیم تم ہو، کریم تم ہو، غفور تم ہو
تمہاری رحمت پہ ہے بھروسا حبیبِ پروردگار تم ہو

شقی کے دل میں غبار تم سے، عدو کے دل میں بخار تم سے
مگر ہے مومن نثار تم پر کہ حسنِ پروردگار تم ہو

نہیں ہے دل کو قرار تم بن، نہیں ہے جاں کو سکون تم بن
مٹا دو سب اضطراب آقا کہ جان و دل کے قرار تم ہو

تمہی نے آنکھوں کو نور بخشا تمہی نے دل کو سرور بخشا
تمہی نے آ کر مٹائی ظلمت کہ نورِ پروردگار تم ہو

تمہاری چوکھٹ پہ سر جھکائے کھڑے ہیں افلاک کے فرشتے
شہانِ عالم بھی جبّہ سا ہیں، وہ شاہِ والا تبار تم ہو

تمہاری مرضی خدا کی مرضی، تمہارے احکام امرِ ربّی
ہے جس کے قدموں پہ کُل زمانہ وہ صاحبِ اختیار تم ہو

جو دم کے دم میں گیا وہاں تک جہاں نہ وہم و گمان پہنچے
وہی تو کرسی نشین تم ہو، وہی تو رفرف سوار تم ہو

تمہاری بخشش کی دھوم سن کر، پڑا ہوں در پہ تمہارے آ کر
کرم کا صدقہ ملے گدا کو، کہ شاہِ والا تبار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تم ہو

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قمر ہوتا ہے دو ٹکڑے، ستارے کانپ جاتے ہیں
پلٹ آتا ہے سورج بھی، وہ جب انگلی اٹھاتے ہیں

معاً بیدار ہو جاتی ہے ہستی ہر رگ و پے میں
چمک جاتی ہے بجلی سی وہ جس دم دل میں آتے ہیں

چلے آتے ہیں چپکے سے کہ آہٹ تک نہیں ہوتی
دکھا کر پھر جھلک اپنی مجھے بے خود بناتے ہیں

کبھی برقِ تبسّم سے، کبھی حسنِ تکلّم سے
مجھے بے ہوش کرتے ہیں کلیم آسا بناتے ہیں

ہوائیں روح پرور ہیں، فضائیں کیف آور ہیں
بہاریں رقص کرتی ہیں کہ وہ گلشن میں آتے ہیں

کلی کی آنکھ کھلتی ہے چمن بیدار ہوتا ہے
عنادل چہچہاتے ہیں کہ وہ تشریف لاتے ہیں

کہیں بے ہوش ہو جائیں نہ موسیٰؑ دیکھ کر جلوہ
اٹھا کر میم کا پردہ حسیں صورت دکھاتے ہیں

رہی زنجیرِ در ہلتی، رہا بستر بھی گرم ان کا
مکان و لامکاں ہو کر وہ دم میں لوٹ آتے ہیں

تصدّق جان و دل تم پر، تصدّق دین و دنیا سب
ترے اندازِ محبوبی پہ ہم سب کچھ لٹاتے ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آ گیا حسنِ تصوّر میں مدینہ آ گیا
یعنی آنکھوں میں جمالِ طورِ سینا آ گیا

قرب کی لذت ہے ہر ساعت میسر عشق میں
بند رکیں آنکھیں، تصوّر میں مدینہ آ گیا

رحمتِ عالم ﷺ کی رحمت کے تصدّق جائیے
مجھ سے عاصی کیلئے کوثر کا مینا آ گیا

خاتمِ حضرت سلیمانؑ کی ضرورت اب کسے
خاتمِ دل پر محمد ﷺ کا نگینہ آ گیا

ناخدائے خلق للّٰہ ناخدائی کیجیے
بحرِ غم میں ساری امت کا سفینہ آ گیا

رحمتِ عالمؐ کرم کی لطف کی ہو اک نظر
آ گیا در پر سخی کے اک کمینہ آ گیا

رُوئے احمد ﷺ میں تجلّی کے مزے لوٹا کرو
حضرتِ حق کا مجلّیٰ آبگینہ آ گیا

خوب گزرے گی یہاں صحرا نوردی میں تری
شاد ہو جا اے جنوں، دشتِ مدینہ آ گیا

زندگی وقفِ رضائے دوست آخر ہو گئی
آ گیا ہاں عشق میں مر مر کے جینا آ گیا

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ہو کامیاب دیدِ الٰہی نظر کہیں
دیکھوں عرب کے چاند کو میں جلوہ گر کہیں

اب جو وہاں دوش ہے، ہوتا فرازِ عرش
تیرے قدومِ ناز پہ ہوتا جو سر کہیں

صدقے کروں جبیں کو میں چوموں ہزار بار
مل جائے نقشِ پائے محمد ﷺ اگر کہیں

اپنے کرم سے آپ بلا لیجیے حضور ﷺ
مجھ سا نہ ہو گا دہر میں بے بال و پر کہیں

دونوں جہاں میں ملتیں مجھے سرفرازیاں
ہوتا جو اُن کی راہ میں قرباں یہ سر کہیں

سایہ فگن جہان پہ بے سایہ جسم ہے
دیکھا کسی نے آج تک ایسا بشر کہیں؟

تعظیمِ مصطفیٰؐ تھی یہ تکریمِ مصطفیٰ ﷺ
چلتا ہے اس جہان میں ورنہ شجر کہیں

تھیں الفتِ نبی ﷺ کی یہ معجز نمائیاں
روئے ہیں زار زار کبھی جانور کہیں

سلطانِ دو جہان ﷺ کا جو بھی غلام ہے
اس کو نہیں جہان میں خوف و خطر کہیں

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

زمین و زماں پر مکین و مکاں پر
محمد ﷺ کا سایہ ہے دونوں جہاں پر

زمیں پر زماں پر مکیں پر مکاں پر
محمد ﷺ کا قبضہ ہر اک این و آں پر

نہیں کوئی شے تجھ سے مخفی کہیں بھی
نظر تیری مولا ﷺ عیاں پر نہاں پر

لیے نطق نے بوسے پیہم لبوں کے
جو آیا ترا نام نامی زباں پر

وہ آئیں تو جنت نہ آئیں تو دوزخ
انھی کا اثر ہے بہار و خزاں پر

تصدّق مری موت پر زندگی ہو
دمِ آخریں سر ہو گر آستاں پر

وہ جنّ و بشر ہوں کہ حور و ملک ہوں
ہے توصیف تیری اک اک کی زباں پر

مَروں نام جپتا، اٹھوں نعت پڑھتا
درود و سلام آئے پیہم زباں پر

محمد محمد محمد محمد ﷺ
یہی نغمہ جاری رہے سازِ جاں پر

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

کس کی طلب میں گامزن کوکبِ خوش خرام ہے؟
کس کی ثنا میں نغمہ خواں بلبلِ خوش کلام ہے؟

ارض و فلک ہیں کیوں جھکے؟ کوہ و شجر ہیں کیوں کھڑے؟
کس کے لیے رکوع ہے کس کے لیے قیام ہے؟

دونوں جہاں ہیں مستفیض، دونوں جہاں ہیں مُستنیر
کس کا یہ فیضِ عام ہے کس کا یہ نورِ تام ہے

شمس و قمر ہیں رقص میں ارض و فلک ہیں وجد میں
پیکرِ نورِ سرمدی! کیا ہی ترا خرام ہے

کام و لب و دہن ہیں سب وحیِ خدا سے نطق ریز
دستِ خدا وہ ہاتھ ہے، ہاتھ میں سب نظام ہے

ارض و سما کی وسعتیں، عرش و دَنا کی رفعتیں
راہِ طلب میں عشق کو عرصۂ یک دو گام ہے

مجھ سا حقیر ہی نہیں، ان سا کریم ہی نہیں
اس میں نہیں خطا ذرا، اس میں نہیں کلام ہے

ربِّ حبیب ﷺ کی قسم، امرِ حبیب ؐ کے خلاف
موت ہو یا کہ زندگی، اپنے لیے حرام ہے

میری غرض نہ شاعری، مجھ کو نہ دعوئے سُخن
عشق کا درد مند ہوں، درد بھرا کلام ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

المدد بہرِ خدا گنبدِ خضرا والے
کرتے ہیں جور و ستم دیر و کلیسا والے

حضرتِ نوحؑ ہوں آدمؑ ہوں کہ عیسیٰؑ موسیٰؑ
سب ترے دست نگر ہیں صفِ اولیٰ والے

کون ہے جس کا تو آقا نہیں میرے آقا ﷺ
تیرے خدام ہیں سبھی دنیا و عقبیٰ والے

برقِ توحید یہ چمکی پرِ فارانِ عرب
گر گئے کفر کے ایوان وہ کسریٰ والے

پائیں گے تیری ہی سرکار سے سب کچھ مولا ﷺ
آرزو رکھتے ہیں جو کچھ بھی تمنا والے

کشتِ امیدِ بقا خشک ہوئی جاتی ہے
ہاں برس ابرِ کرم فیض کے دریا والے

ہند میں تیرے غلاموں پہ ستم ہوتا ہے
تیری سرکار میں فریاد ہے طیبہ والے ﷺ

تیرے جلوے کو ترستی ہیں یہ آنکھیں کب سے
اک جھلک بہرِ خدا اے رُخِ زیبا والے ﷺ

تیرا ہی بندۂ رسوا ہے یہ عابدؔ ہندی
اپنے بندے پہ نظر گنبدِ خضرا والے ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

زمانہ شادماں، مسرور سب اولادِ آدم ہے
نویدِ عیدِ میلادِ شہنشاہِ دو عالم ﷺ ہے

معظم ہے مکرم ہے شہنشاہِ دو عالم ہے
قسم ربِ محمدؐ کی محمد ﷺ اسمِ اعظم ہے

مرے دل پر "محمد یا محمد" ﷺ ضربِ پیہم ہے
نفس کی آمد و شد ہے کہ ان کی یاد ہر دم ہے

قیامت خیز منظر ہے، بپا ہر سمت ماتم ہے
کرم کی منتظر آقا ﷺ ہماری چشمِ پُرنم ہے

پڑی ہے کیا غرض مجھ کو، پھروں میں دربدر مارا
مجھے حاصل ہے سب کچھ، میرا آقاؐ شاہِ عالم ہے

غسالہ تیرے قدموں کا ہے بڑھ کر آبِ حیواں سے
ترے ہاتھوں کا پانی جانِ کوثر، روحِ زمزم ہے

تری شوکت تری رفعت تعالیٰ اللہ تعالیٰ اللہ
ترے قدموں کے نیچے فخرِ عالم ﷺ عرشِ اعظم ہے

نہ ہوتا نور گر تیرا، نہ ہوتا عالمِ ہستی
تری ذاتِ مقدس باعثِ تکوینِ عالم ہے

جسے چاہیں وہ بخشیں دولتِ دنیا و دیں دونوں
ترے در کے فقیروں اور گداؤں کا یہ عالم ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ویراں سرائے دل کو مدینہ بنا کے دیکھ
رُوئے رسولِ پاک ﷺ میں جلوے خدا کے دیکھ

اُس حسنِ بیمثال کو دل میں بسا کے دیکھ
سینے کو جلوہ گاہِ محمد ﷺ بنا کے دیکھ

کونین تیرے قدموں پہ آ کر جھکے ابھی
ان کے قدومِ ناز پہ سر کو جھکا کے دیکھ

مایوس پھر چکا ہے ہر اک در سے، اب ذرا
دامن مرے حضور ﷺ کی جانب بڑھا کے دیکھ

دونوں جہاں کی نعمتیں حاصل ہوں اے فقیر
بستر ذرا کریم ﷺ کے در پر جما کے دیکھ

غیروں کے تکنے والے ذرا دل میں شرم کر
جلوے جو دیکھنا ہیں، رُخِ مصطفیٰ ﷺ کے دیکھ

دستِ طلب بڑھا نہ کبھی غیر کی طرف
دامن درِ حضور ﷺ کی جانب بڑھا کے دیکھ

گر آرزوئے نور ہے چشمِ کور میں
خاکِ درِ حبیب ﷺ کا سُرمہ لگا کے دیکھ

پائے گا راس قدر کہ تو ہو جائیگا غنی
جھولی ذرا کریم ﷺ کی جانب بڑھا کے دیکھ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نہیں چاہیے کچھ مگر چاہیئے
فقط اک تمہاری نظر چاہیئے

نہ جنت نہ جنت میں گھر چاہیئے
مجھے آپؐ کا پاک در چاہیئے

بنا جس کی دہلیز عرشِ عُلےٰ
اسی آستانہ پہ سر چاہیئے

بلا لیں مدینہ میں آقا ﷺ مجھے
ان اشکوں میں اتنا اثر چاہیئے

کہاں تیرے جلوے نہیں یا نبی ﷺ
مگر دیکھنے کو نظر چاہیئے

رضائے خدا کی طلب ہے اگر
تو ذکرِ نبی ﷺ عمر بھر چاہیئے

نظر آئے احمد ﷺ میں شانِ اَحَد
مگر چشم باطن نگر چاہیئے

بھلا جس سے ہو سارے گھر کا مرے
کریما مجھے اس قدر چاہیئے

درِ مصطفیٰؐ بس ہے ناداں تجھے
نہ پھرنا عبث در بدر چاہیئے

نہ چھوٹے کبھی دامنِ مصطفیٰ ﷺ
تجھے گر نجات و ظفر چاہیئے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پیامِ حیات ابد لا رہی ہے
مدینہ سے ہو کر صبا آ رہی ہے

مؤدب سنو گوشِ دل سے کہ لب پر
ثنائے حبیبِ خدا ﷺ آ رہی ہے

غلامو چلو سر کے بل اُس زمیں پر
وہ آقا ﷺ کی دولت سرا آ رہی ہے

سنیں گوشِ دل سے ملائک مؤدب
مرے لب پہ نعتِ نبی ﷺ آ رہی ہے

وہی ذاتِ مخفی جو تھی سب سے اول
تجلی مدینہ میں فرما رہی ہے

جو روضہ کی جنت ہے نزدیکِ منبر
وہ رضواں کی جنت کو شرما رہی ہے

ہر اک برگ پر ہے لکھا نامِ احمد ﷺ
ہر اک گل میں بُوئے نبی ﷺ آ رہی ہے

خدا کی خدائی میں جس سمت دیکھو
محمد ﷺ کی رحمت نظر آ رہی ہے

بڑے چین سے قبر میں سو رہا ہوں
مدینہ سے ٹھنڈی ہوا آ رہی ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ترانے نعت کے عابدؔ سنائے جاتے ہیں
دلوں کو آج مدینہ بنائے جاتے ہیں

جناں کے باغ و خیاباں سجائے جاتے ہیں
حضور ﷺ عرش پہ دولھا بنائے جاتے ہیں

فضائیں گونج اٹھیں مرحبا کے نغموں سے
سریرِ عرش پہ آقا ﷺ بٹھائے جاتے ہیں

گروہِ انبیاؑ حاضر ہے اقتدا کے لیے
حضور ﷺ امامِ رسولاںؑ بنائے جاتے ہیں

ہجومِ تشنہ لباں دیکھ کر لبِ کوثر
حضور ﷺ ہاتھ سے اپنے پلائے جاتے ہیں

انھی کے واسطے عالم میں سربلندی ہے
سرِ نیاز جو در پر جھکائے جاتے ہیں

بلا کشانِ محبت ہر ایک گوشے سے
کشاں کشاں ترے کوچہ میں آئے جاتے ہیں

پیے ہوئے ہیں جو میخانۂ محمد ﷺ کی
قسم خدا کی، خدائی پہ چھائے جاتے ہیں

یقین کیا نہیں رحمت پہ جانِ رحمت ﷺ کی
عذابِ حشر سے کیوں تھرتھرائے جاتے ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کبھی عرش ہو گا کبھی طور ہو گا
مِرا دل بھی جلووں سے معمور ہو گا

کبھی غم کا بادل بھی کافور ہو گا
کبھی رُوبرُو ان کے مجبور ہو گا

کبھی تو بلائیں گے بندے کو مولیٰ
کبھی دل شکستہ بھی مسرور ہو گا

کبھی تو مقابل میں ہو گی تجلی
کبھی سامنا چشمِ بددُور ہو گا

مدینہ مدینہ مدینہ مدینہ
بیاضِ • محبت پہ مسطور ہو گا

ذرا چل کے دیکھ آستانے پہ ان کے
جو مایوس جائے گا' مسرور ہو گا

چلا جاؤں گا سر کے بل آستاں پر
جو سرکارِ عالی ﷺ کو منظور ہو گا

نہ ہو گا اسے خوفِ محشر' نہ ہو گا
جو دامانِ رحمت میں مستور ہو گا

وہ چاہیں جسے' بخشوائیں خدا سے
انھی کا کہا رب کو منظور ہو گا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نہ تو دل تھا محرمانہ' نہ نظر تھی عارفانہ
جو پڑی نگاہِ احمد ﷺ تو سنور گیا زمانہ

سرِ حشر جب سناؤں تری نعت کا ترانہ
ترے دامنِ کرم کا رہے سر پہ شامیانہ

وہاں خیر و شر کی پُرسش یہاں عفو کا بہانہ
وہ خدا کا آستانہ' یہ نبی ﷺ کا آستانہ

وہاں پُرجلال ہیبت' یہاں پر جمالِ رحمت
وہ خدا کا آستانہ' یہ نبی ﷺ کا آستانہ

وہاں خوف سے لرزنا یہاں ناز سے مچلنا
وہ خدا کا آستانہ' یہ نبی ﷺ کا آستانہ

وہاں خدشہ آندھیوں کا نہ خطر ہے بجلیوں کا
جو نہالِ حُبِّ احمد ﷺ پہ بنائے آشیانہ

ابھی بے خودی میں گائیں ابھی وجد میں سنائیں
جو طیورِ خلد سن لیں مِری نعت کا ترانہ

وہ فضائے خلدِ طیبہ وہ بہارِ روح افزا
وہ خُنک خُنک ہوائیں وہ گلوں کا مسکرانا

مِرے دل کی یہ دعا ہے' ہو قبول یا الٰہی
دمِ آخریں ہو' سر ہو' ہو نبی ﷺ کا آستانہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہر آن تجھے جانِ ادا دیکھ رہا ہوں
ہر آن میں اک شان جدا دیکھ رہا ہوں

فاراں کی تجلّی ہے کہ ہے طور کا جلوہ
آنکھوں سے میں کیا صلِّ علیٰ دیکھ رہا ہوں

کعبہ نے بتایا ہے مجھے طیبہ کا رستہ
میں قبلہ کو بھی قبلہ نما دیکھ رہا ہوں

قدموں پہ پڑا ہوں کیں رسولِ عربی ﷺ کے
اور زیرِ قدم عرشِ عُلیٰ دیکھ رہا ہوں

اُس ارضِ مقدس کو جہاں جسمِ نبی ﷺ ہے
کعبہ سے فضیلت میں سوا دیکھ رہا ہوں

اعدا نے ستایا ہے شہا ﷺ وقتِ مدد ہے
امت پہ تری جور و جفا دیکھ رہا ہوں

تو آئینۂ ذاتِ الٰہی ہے سراپا
صورت میں تری شانِ خدا دیکھ رہا ہوں

چلتے ہیں اشاروں پہ ترے شمس و قمر سب
قبضہ میں ترے ارض و سما دیکھ رہا ہوں

ہر ذرہ مدینہ کا مہ و مہر ہے عابدؔ
ہر سمت یہاں نور و ضیا دیکھ رہا ہوں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

واہ کیا ذاتِ مصطفائی ﷺ ہے
مرکزِ نورِ کبریائی ہے

مصطفیٰ ﷺ آئنہ ہے آئنہ
جس میں خالق کی رُونمائی ہے

تیری آمد سے عیسیٰؑ دوراں
ڈوبی نبضوں میں جان آئی ہے

معصیت بھی پکار اٹھی رو کر
رحمتِ کل ﷺ تری دہائی ہے

کالے بادل گھرے ہیں عالم پر
کملی والے ﷺ کی اب دُہائی ہے

تیرے کوچہ میں تاج والوں کو
یا نبی ﷺ حسرتِ گدائی ہے

بخدا دستِ حق ہے دستِ نبی ﷺ
ان کے ہاتھوں میں کل خدائی ہے

کیوں قیامت کا آج مجمع ہے
کس کی محشر میں رونمائی ہے

پیارے محبوب ﷺ کی حسیں صورت
دستِ قدرت نے خود بنائی ہے

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

اگر چشمِ باطن حقیقت نگر ہے
محمدؐ محمد ﷺ ہمہ جلوہ گر ہے

خدائی کا مالک، خدا سے ہے واصل
وہ ﷺ عبدِ اللہ اور خیر البشر ہے

نہیں امتی ہیں محمد ﷺ سے منفک
یہ عالم اسی ذات میں مستتر ہے

دو عالم گرفتارِ کاکُل ہیں جس کے
سراپائے حق ایک ایسا بشر ہے

وہ شیریں مقالے، وہ افصح کلا ہے
وہ اُمّی لقب اور الٰہی نظر ہے

نقابِ رخِ یار چہرہ سے اٹھی
شبِ تار کیسی طلوعِ سحر ہے

تو ہی نورِ احمد ﷺ تو ہی نورِ حق ہے
تری شکل و صورت میں حق جلوہ گر ہے

کوئی طور پر ہے کوئی عرش پر ہے
وریٰ الوریٰ آپ ﷺ کی رہگزر ہے

بتاؤں تجھے کیا کہ یہ قلبِ عابدؔ
اللہ آباد ہے یا محمدؐ نگر ہے

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

محبوبِ کردگار ﷺ شہِ ذی وقار ہے
مسند نشینِ عرش ہے رف رف سوار ہے

مدّاح اس کا خالق و پروردگار ہے
اس کی ثنا سے ارض و سما نغمہ بار ہے

اس جانِ صد بہار کے دم سے بہار ہے
وہ گل نہیں تو باغِ جہاں خار خار ہے

طیبہ کے خار خار پہ جنت نثار ہے
اس گل کی ہمرہی میں خزاں بھی بہار ہے

درد و الم میں یاس میں وہ غمگسار ہے
امت کے غم میں رُوحِ فدا اشکبار ہے

محدود نارِ عصیاں ہے رحمت کی حد نہیں
مجرم پہ ان کا لطف و کرم بے شمار ہے

مادر پدر ہوں یا کہ برادر، زن و عیال
محبوبِ کردگار ﷺ پہ ہر اک نثار ہے

غافل نہ ہونا ربِّ محمد ﷺ کے ذکر سے
ہستیٔ بے ثبات کا کیا اعتبار ہے

اس شمعِ احمدی ﷺ کا کروں تجھ سے کیا بیاں
پروانہ وار کعبہ بھی جس پر نثار ہے

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

جنت کی ضو فشانی طیبہ کے ہر شجر میں
ہے عرش کی تجلی روضہ کے بام و در میں

دنیا کے رنگ و بو کی سب ہیچ ہیں ادائیں
ہیں حسنِ مصطفیٰ ﷺ کے جلوے مری نظر میں

وَالَّیْل کی فضائیں وَالْفَجْر کی شعاعیں
ہیں حسن کے کرشمے ہر شام، ہر سحر میں

چشمِ زدن میں پہنچے عرشِ بریں کے اوپر
پرواز یہ کہاں ہے روح الامینؑ کے پر میں

میلادِ مصطفیٰ ﷺ کی اک دھوم ہے جہاں میں
چرچے نہیں کہاں پر کس شہر کس نگر میں

سکے جمے ہوئے ہیں، جھنڈے گڑے ہوئے ہیں
ہے ان کا حکم نافذ عالم کے خشک و تر میں

دستِ تسلی رکھ دو سینے پہ میرے آقا ﷺ
رہ رہ کے اٹھ رہی ہے اک ٹیس سی جگر میں

مابینِ قبر و منبر آ دیکھ لے یہیں پر
جو خلد کا ہے نقشہ زاہد! تری نظر میں

یہ آرزو ہے دل کی جب وقتِ آخریں ہو
جلوہ ہو مصطفیٰ ﷺ کا یا رب مری نظر میں

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

جلد صورت دکھا مدینے کی
ورنہ صورت نہیں ہے جینے کی

روح پرور ہوا مدینے کی
لائی خوشبو ترے پسینے کی

مشک و عنبر کو کب نصیب ہوئی
وہ جو بو ہے ترے پسینے کی

میں نے ان کو چھپا رلیا دل میں
وسعتیں دیکھ میرے سینے کی

جس کی ضو سے چمک اٹھا عالم
ہے چمک دل میں اس نگینے کی

رفعتِ بامِ عرش ہے واللہ
پہلی سیڑھی کسی کے زینے کی

دولتِ عشقِ مصطفیٰ ﷺ! یا رب
نہیں حاجت مجھے دفینے کی

خلد کا ذکر تا بہ کے زاہد
بات کرنی تھی کچھ قرینے کی

چونکہ روضہ ابھی نہیں دیکھا
اس لیئے آرزو ہے جینے کی

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

محمد مصطفیٰ ﷺ ظاہر میں ہم شکلِ بشر آئے
حقیقت میں مگر وہ حق نما انسان گر آئے

الٰہی محویت طاری ہو اس درجہ محبت میں
نظر ہر سمت مجھ کو جلوۂ خیر البشر ﷺ آئے

زمین و آسمان و عرش و کرسی' لامکاں' ہر جا
جہاں دیکھا جدھر دیکھا ترے جلوے نظر آئے

فرشتوں کے جلو میں زیرِ چترِ رحمتِ باری
غلامانِ محمد ﷺ ہر جگہ با کرّ و فر آئے

کروں سجدوں پہ سجدے' والہانہ سر کے بل جاؤں
میسر مجھ کو قسمت سے جو طیبہ کا سفر آئے

جسے لینا ہو جنت ارتکابِ جرمِ بے حد پر
حضورِ رحمۃ للعالمیں ﷺ با چشمِ تر آئے

میں بڑھتا ہی گیا دامن بچاتا جانبِ طیبہ
اگرچہ راستے میں خلد کے دیوار و در آئے

یہ کس کے گیسو و رخ کی زیارت کی تمنا تھی
جو پیہم کروٹیں لیتے ہوئے شام و سحر آئے

نگاہِ شوقِ عابدؔ کو الٰہی وہ نظر دے دے
جدھر دیکھوں جہاں دیکھوں' محمد ﷺ ہی نظر آئے

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

زمیں پہ شہرہ فلک پہ چرچا ہر ایک جا ہے کلام ان کا
وہیں ہے امن و اماں کا دورہ جہاں کہ پہنچا پیام ان کا

اسی کی دنیا اسی کا عقبیٰ وہی ہے سلطان بحر و بر کا
وہی معظم وہی مکرم کہ جو ہے سچّا غلام ان کا

زمیں بھی ان کی فلک بھی ان کا خدائی ان کی خدا بھی انکا
غرض کہ جو کچھ بھی ہے جہاں ہے وہ سب کا سب ہے تمام ان کا

وہی ہے عرشِ عُلیٰ سے اعلیٰ وہی ہے خلدِ بریں سے بہتر
جہاں ہوئے وہ قیام فرما' ہے جس جگہ پر مقام ان کا

تصدّق ان پر ہو جان میری فدا ہوں مادر پدر بھی ان پر
ہے سارے عالم پہ ان کی رحمت کرم ہے سب پر مدام ان کا

میں عبدِ خاکی خطا مجسم وہ نورِ باری عطا سراپا
مجھ ایسے مجرم کے کلم آیا درود ان کا سلام ان کا

وہ سب سے اعلیٰ وہ سب سے افضل وہ سب سے بہتر وہ سب سے برتر
انھی کا صدقہ ہے خیر و برکت لقب ہے خیرالانام ان کا

یہی ہے عابدؔ نماز اپنی یہی ہے ہر دم وظیفہ اپنا
بسا ہے دل میں خیال ان کا لبوں پہ جاری ہے نام ان کا

کبھی مَنْ رَآنِی سنا دیا، کبھی رخ کا جلوہ دکھا دیا
جو دکھانا تھا وہ دکھا دیا، جو سنانا تھا وہ سنا دیا

کبھی طور ہے، کبھی عرش ہے، کبھی حسن ہے، کبھی عشق ہے
کبھی لَنْ تَرَانِی سنا دیا، کبھی سوتے سوتے جگا دیا

میں بھٹک رہا تھا ادھر اُدھر، نہ تھی روشنی نہ تھا راہبر
بنا عشق خود مرا رہنما، مجھے رستہ میرا بتا دیا

نہ تلاشِ دیر و حرم رہی، نہ خیالِ سود و زیاں رہا
ترے عشق نے یہ کرم کیا، غمِ ماسویٰ سے چھڑا دیا

نہ میں ایسا مست الست تھا، نہ میں ایسا غافلِ ہوش تھا
نہ رہی مجھے بھی خبر مری تو نے جام کیسا پلا دیا

نہیں جسم گھلنے کا کچھ بھی غم، نہیں جان جانے کا کچھ الم
یہ ستم بھی عین کرم ہوا کہ فنا نے لطفِ بقا دیا

نہیں اس میں میری خطا ذرا کہ حریف تیرا میں بن گیا
تو نے خود ہی تو یہ غضب کیا کہ حبیب ﷺ اپنا دکھا دیا

تجھے کچھ خبر بھی ہے بے خبر کہ ہے رازِ لیل و نہار کیا
کبھی چہرہ اس نے چھپا لیا، کبھی رخ سے برقع اٹھا دیا

تری رفعتوں پہ نثار میں، تری قدرتوں کا شمار کیا
کبھی چاند اشاروں سے دو کیا، کبھی خور کو الٹا پھرا دیا

یہ زیبائی، یہ رعنائی، یہ محبوبی یہ دارائی
بڑی عاشق نواز آئی، بڑی عابدؔ شکار آئی

کسی کی یاد یوں رنج و الم میں خوشگوار آئی
خزاں دیدہ چمن میں جس طرح بادِ بہار آئی

نگاہِ ناز فرما ہے ہُوا صیدِ زبوں عالم
اسیرِ زلفِ شبگوں، کائناتِ کردگار آئی

عجب انداز سے تڑپا دلِ بیتاب پہلو میں
قیامت مسکراتی دوڑ کر بے اختیار آئی

جو دیکھا چشمِ ساقی کو کہ مستی بار ہے ہر سُو
خوشی سے رقص کرتی آرزوئے میگسار آئی

کسی کے اشتیاقِ دید پر سو سو بہانے تھے
کسی کی آرزو میں آرزو خود بے قرار آئی

خوشا مستی و مدہوشی، خوشا رندی و مے نوشی
کھُلے اسرارِ سربستہ، حقیقت آشکار آئی

رہے ہوش و خرد، جب تک نہ دیکھا رُوئے جاناں کو
حواسوں پر گری بجلی، نظر شکلِ نگار آئی

جگہ تھوڑی سی دے دو گوشۂ چشمِ مروّت میں
کہ جانِ زارِ عابدؔ لطف کی امیدوار آئی

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

حبِ نبی ﷺ کو حاصلِ ایماں بنا دیا
دیدِ جمالِ یار کو عرفاں بنا دیا
ہر مشکلِ حیات کو آساں بنا دیا
عشقِ نبی ﷺ کو زیست کا ساماں بنا دیا
ان کے کرم نے خاک کو انساں بنا دیا
انساں بنا کے بندۂ رحماں بنا دیا
اُس رحمتِ تمام ﷺ نے عصیاں شعار کو
اپنے کرم سے خلد کا مہماں بنا دیا
کوثر بھی دی خدا نے، فَتَرْضٰی کا تاج بھی
شاہِ عرب ﷺ کو فخرِ سلیماں بنا دیا
باغِ جہاں نگاہوں میں یکسر تھا خارزار
اس گل نے مسکرا کے گلستاں بنا دیا
خلقِ عظیم نے کیا تسخیر. کل جہاں
لطف و کرم نے بندۂ احساں بنا دیا
اس درجہ بے نیاز کیا، راس قدر دیا
اک بے نوا فقیر کو سلطاں بنا دیا
یہ بھی کرم ہے خاص کریم و رحیم کا
نعتِ نبی ﷺ کو عشق کا ساماں بنا دیا

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

سمتِ قبلہ رُخ کریں ابروئے جاناں دیکھ کر
ذکرِ ایماں کیا کریں ہم عینِ ایماں دیکھ کر
آ گئے موتی سے کچھ دیکھو وہ چشمِ حسن میں
اضطرابِ درد سے عاشق کو گریاں دیکھ کر
کائناتِ عشق میں برپا تلاطم ہو گیا
چہرۂ پُرنور پر زلفِ پریشاں دیکھ کر
لے خبر اے جانِ عیسیٰؑ عاشقِ بیمار کی
چشم گریاں، سینہ بریاں، قلب لرزاں دیکھ کر
اے قرارِ بے قراراں، اے شکیبِ بے دلاں
دل میں آ جا اضطرابِ دردِ پنہاں دیکھ کر
تابِ نظارہ کہاں اب دیدۂ پُر شوق میں
ہوش پر بجلی گری وہ روئے تاباں دیکھ کر
تم نقابِ رخ الٹ دو، جان جائے یا رہے
دل ہو ششدر دیکھ کر یا چشمِ حیراں دیکھ کر
اپنی بداعمالیوں پر دل تھا لرزاں حشر میں
اے میں قرباں، لے لیا دامن میں ترساں دیکھ کر
پُرسشِ اعمال کیسی، دار و گیرِ حشر کیا
بخشا بے پوچھے مجھے مجھ کو پشیماں دیکھ کر

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آفتابِ ذرہ پرور الصلوٰۃ والسلام
نور بخشِ مہ و اختر الصلوٰۃ والسلام

عابدِ عاجز کے یاور الصلوٰۃ والسلام
اے کریمِ بندہ پرور الصلوٰۃ والسلام

جس نے دیکھا، کہ اٹھا اللہ اکبر برملا
اے جمالِ ربِ اکبر الصلوٰۃ والسلام

مالکِ کونین ہو، پر ہے یہ شانِ بندگی
ہاتھ تکیہ خاک بستر، الصلوٰۃ والسلام

دو جہاں کی نعمتیں سب ہیں تمہارے ہاتھ میں
تم غنی، تم ہو تونگر الصلوٰۃ والسلام

ہو عنایت ایک ساغر بادۂ توحید کا
مالکِ تسنیم و کوثر الصلوٰۃ والسلام

اے چراغِ راہِ عرفاں، اے سراجِ سالکاں
راہ گم کردہ کے رہبر الصلوٰۃ والسلام

اے سکونِ جانِ عاشق! مرحبا صد مرحبا
اے قرارِ قلبِ مضطر الصلوٰۃ والسلام

اپنے عابدؔ کی طرف بھی اک شعاعِ التفات
آفتابِ ذرہ پرور الصلوٰۃ والسلام

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

انبساطِ روح کا ساماں بھی اکثر چاہیے
حمدِ مولیٰ چاہیے، مدحِ پیمبر ﷺ چاہیے

سربلندی چاہیے لوحِ مقدر چاہیے
یہ جبینِ عجز ان کے پاک در پر جائیے

کیفِ بادہ چاہیے نے جام و ساغر چاہیے
چشمِ رحمت ہی تری ساقیٔ کوثر ﷺ چاہیے

حورِ جنت ــــ اور نہ مجھ کو جامِ کوثر چاہیے
کچھ سوا تیرے نہ مجھ کو بندہ پرور چاہیے

عشق کے سودائی کو زلفِ معنبر چاہیے
تشنہ کامِ دید کو روئے منور چاہیے

جنتِ رضواں مبارک ہو تمہی کو زاہدو!
رشکِ صد جنت مجھے خلدِ پیمبر ﷺ چاہیے

ہر کسی کے در پہ جھکنا محض ذلت سر کی ہے
سجدہ ریزی تو فقط اک آستاں پر چاہیے

زاہدوں کو ہو مبارک باغِ جنت کی ہوا
مجھ کو طیبہ کی نسیمِ روح پرور چاہیے

آرزوئے دولتِ دنیا نہیں عابدؔ مجھے
فقرِ بوذرؓ چاہیے اور زورِ حیدرؓ چاہیے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سراپا حسن ہے حسن آفریں سے
محبت ہے عرب کے نازنیں سے

تجلی کی شعاعِ اولیں سے
مٹی ظلمت نبیؐ آخریں ﷺ سے

ازل سے تا ابد روشن ہے عالم
امامِ اولین و آخریں ﷺ سے

نہ ہوتے گر محمد ﷺ کچھ نہ ہوتا
وجودِ ہر دو عالم ہے انھی سے

ہے کس کی سجدہ ریزی کی تمنا
کوئی پوچھے یہ کعبہ کی جبیں سے

مکاں جس میں مکیں ہیں میرے آقا ﷺ
سوا رتبے میں ہے عرشِ بریں سے

نہیں معلوم کیا رضواں کو اب تک
مدینہ ہے فزوں خلدِ بریں سے

درخشاں ہو گئے ذراتِ عالم
محمد ﷺ کے جمالِ دل نشیں سے

مدینہ ہے مدینہ قلبِ عابدؔ
کہ زینت ہے مکاں کی خود مکیں سے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

روزِ محشر بھی عجب طرفہ تماشا ہو گا
کوئی ہنستا' کوئی ڈرتا' کوئی روتا ہو گا

یاس و حسرت سے کوئی خوب بلکتا ہو گا
دامنِ پاک سے لپٹا کوئی روتا ہو گا

تشنۂ دید کوئی محوِ نظارہ ہو گا
اور کوئی ناز سے دامن پہ مچلتا ہو گا

سب تحیّر سے تکیں گے شہِ والا ﷺ تجھ کو
روزِ محشر وہ ترا رتبۂ اعلیٰ ہو گا

دید کی تاب کسے ہو گی بروزِ محشر
جلوہ فرما جو وہاں جانِ تجلی ہو گا

دیکھ کر پیکرِ محبوبی و رعنائی کو
خالقِ حسن بھی خود محوِ تماشا ہو گا

شمع کے گرد ہی پروانے سدا رہتے ہیں
ہم وہیں ہوں گے جہاں آپ ﷺ کا جلوہ ہو گا

بلبلِ باغِ مدینہ جو پڑھے گا نعتیں
وجد میں رقص کناں طائرِ سدرہ ہو گا

پیشِ محبوب ﷺ کہاں تابِ تکلم عابدؔ
لبِ خاموش سے اظہارِ تمنا ہو گا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

توحید کے خلوت خانے میں محبوب ﷺ بلائے جاتے ہیں
ہر ناز اٹھایا جاتا ہے سب راز بتائے جاتے ہیں

دربار سجایا جاتا ہے سرکار ﷺ بلائے جاتے ہیں
انعام خدائی ملتی ہے مختار بنائے جاتے ہیں

جو نقشِ قدم پر چلتے ہیں منزل پہ پہنچتے جاتے ہیں
جو اُن کو بھلائے بیٹھے ہیں گمراہ بتائے جاتے ہیں

پُرکیف فضائیں کیف آور ہیں، ذوق میں گانے لگتی ہیں
اک نیند سی آئی جاتی ہے بیخود سا بنائے جاتے ہیں

مرغانِ ملاءِ اعلیٰ ہوں یا طائرِ سدرہ منزل ہوں
نغماتِ ثنا ہر صبح و مسا سب وجد میں گائے جاتے ہیں

یہ ہجر کی تپ یہ سوزشِ غم یہ عشقِ محمد ﷺ کے شعلے
اک آگ لگائے جاتے ہیں تن من کو جلائے جاتے ہیں

جس وقت تبسم ﷺ فرماتے وہ جانِ تمنا آتے ہیں
جلتوں کو بجھائے جاتے ہیں روتوں کو ہنسائے جاتے ہیں

جو ذکرِ فضائل کرتے ہیں وہ خود بھی فضیلت پاتے ہیں
جو اُن ﷺ کے محامد گاتے ہیں محمود بنائے جاتے ہیں

یہ ذرہ نوازی آقا ﷺ کی، یہ بندہ نوازی مولا ﷺ کی
مجرم جو پکڑ کر آتے ہیں، دامن میں چھپائے جاتے ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شہنشاہِ ذی احتشام آ گیا
حبیبِ خدا ﷺ ذوالکرام آ گیا

مرا جذبۂ شوق کام آ گیا
مدینہ سے آخر پیام آ گیا

نبی ﷺ پر پڑھا صدقِ دل سے سلام
خدا سے جوابِ سلام آگیا

مٹیں ظلمتیں شرک کی کفر کی
کہ نورِ خدا نورِ تام آ گیا

جو پوچھا گیا کس کا بندہ ہے تو
زباں پر محمد ﷺ کا نام آ گیا

تمنائے دل آج پوری ہوئی
درِ مصطفیٰ ﷺ پر غلام آ گیا

شرف جس سے انسانیت کو ملا
عرب میں وہ خیرُ الانام ﷺ آ گیا

خدا مرتبہ داں ہے جس کا فقط
زمیں پر وہ عالی مقام آ گیا

بنے مقتدی جس کے کُل انبیاء
وہ عالم کا ہادی، امام آ گیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نوشاہِ دو عالم ﷺ کے جو آتے ہیں قدم آج
بن سج کے بنی بزمِ جہاں رشکِ ارم آج

کیوں عرش سے تا فرش مچی دھوم ہے ہر سُو
بطحا میں ہویدا ہوئے کیا شاہِ امم ﷺ آج

کس گُل کی تمنا میں ہے یہ زمزمہ ریزی
کس پھول کے مشتاق ہیں مرغانِ حرم آج

حُورانِ بہشتی ہیں کنیزانِ شبستاں
جبریلؑ بھی حاضر ہیں لیے سارے خدم آج

آیا ہے یہ کون عرش سے یاں فرشِ زمیں پر
سجدے میں گرے پڑتے ہیں کیوں خود ہی صنم آج

میلادِ پیمبر ﷺ کی مچی دھوم ہے ہر سُو
مسرور ہیں شاداں ہیں غلامانِ حرم آج

محبوب کو دنیا میں ہمارے لیے بھیجا
اللہ کا ہے سب سے بڑا ہم پہ کرم آج

محروم نہیں آج کوئی بذل و نعم سے
پُر جوش ہے مّواج ہے دریائے کرم آج

کرتے ہی تصوّر فقط اُس راحتِ جاں کا
رخصت ہوئے سب دل سے مرے رنج و الم آج

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ثنائے رسولِ خدا ﷺ کر رہا ہوں
ادا سنتِ کبریا کر رہا ہوں

دل و جاں نبی ﷺ پر فدا کر رہا ہوں
نمازِ محبت ادا کر رہا ہوں

محمد ﷺ کی مدح و ثنا کر رہا ہوں
کہ سامانِ روزِ جزا کر رہا ہوں

خدا کی تجلّی نظر آ رہی ہے
خیالِ رُخِ مصطفیٰ ﷺ کر رہا ہوں

کبھی طوفِ روضہ، کبھی در پہ سجدے
جنونِ محبّت میں کیا کر رہا ہوں

حرم لے رہا ہے قدم میرے آ کر
طوافِ درِ مصطفیٰ ﷺ کر رہا ہوں

مرا قلب ایمن بنا جا رہا ہے
ترے رُخ سے کسبِ ضیا کر رہا ہوں

مدینہ ہو مسکن، مدینہ ہو مدفن
یہی رب سے پیہم دعا کر رہا ہوں

محمد ﷺ کے قدموں پہ سر رکھ کے عابدؔ
قضا عمر بھر کی ادا کر رہا ہوں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

درود ان پر کہ جن کی دونوں عالم میں حکومت ہے
سلام ان پر کہ جن کا دستِ اقدس دستِ قدرت ہے

درود ان پر کہ جن کے سایۂ رحمت میں خلقت ہے
سلام ان پر کہ جن کے ہاتھ میں کوثر ہے جنت ہے

درود ان پر کہ جن کی ذات پر ختمِ نبوت ہے
سلام ان پر کہ جن کے واسطے سے حق کی قربت ہے

درود ان پر زمین و آسماں میں جن کی شہرت ہے
سلام ان پر کہ جن کی ذات سے عزت ہے عظمت ہے

درود ان پر کہ جن کے زیبِ سر تاجِ شفاعت ہے
سلام ان پر جن کی ہر جگہ ہم کو ضرورت ہے

درود ان پر کہ جن کی ذات سے ظاہر حقیقت ہے
سلام ان پر کہ جن کے دم سے طیبہ رشکِ جنت ہے

سلام ان چار یاروںؓ پر کہ جن کی ذات سے قائم
صداقت ہے عدالت ہے سخاوت ہے شجاعت ہے

سلام ان طاہرہ ازواجِ پیمبرؐ امت کی ماؤں پر
کہ جن کا زوجِ ذی شوکت شہنشاہِ رسالت ﷺ ہے

سلام ان شاہزادوںؓ پر کہ جو سردارِ جنت ہیں
سلام ان پر کہ جو بنتِ نبیؐ خاتونِ جنتؓ ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دل میں جگر میں جان میں کس جا عیاں نہیں
پردہ اٹھا کے دیکھ محمد ﷺ کہاں نہیں

ہو فرش یا کہ عرش کہاں ضو فشاں نہیں
اس حسنِ بے مثال کے جلوے کہاں نہیں

جب ذاتِ لا شریک ہی ان سے نہاں نہیں
پھر کون سا ہے راز جو ان پر عیاں نہیں

ارض و سما کے بھید ہوں یا لامکاں کے راز
اللہ کے حبیب ﷺ سے کچھ بھی نہاں نہیں

کس کا سرِ نیاز نہیں خم حضور میں
پیشانیٔ فلک کہ سرِ قدسیاں نہیں

ان کا خیال ان کا تصور ہے ہر گھڑی
دل میں بجز حضور ﷺ کوئی میہماں نہیں

خورشیدِ حشر کی وہ تپش ہے کہ الاماں
جز دامنِ حضور ﷺ کوئی سائباں نہیں

سائل پھرا نہ کوئی بھی محروم آج تک
ان کے لبِ کرم پہ بجز لفظِ "ہاں" نہیں

عابدؔ میں نعت خوانِ رسولِ کریم ﷺ ہوں
بخشش میں عبدِ خاص کی واللہ گماں نہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تنویرِ حسنِ ذات ہے صورت رسول ﷺ کی
تفسیرِ کل صفات ہے سیرت رسول ﷺ کی

اللہ کا جمال ہے طلعت رسول ﷺ کی
دیدارِ لایزال ہے رویت رسول ﷺ کی

ملکِ خدا ہے اور حکومت رسول ﷺ کی
ہیبت ہے ذوالجلال کی ہیبت رسول ﷺ کی

یوں تو جہاں پہ عام ہے رحمت رسول ﷺ کی
پر عاصیوں پہ خاص ہے شفقت رسول ﷺ کی

عرشِ علی کا تاج ہے پاپوشِ مصطفیٰ ﷺ
اللہ رے یہ شان، یہ رفعت رسول ﷺ کی

دیدار اس کو ہو گیا خالق کا بالیقیں
بے پردہ جس نے دیکھ لی صورت رسول ﷺ کی

ہم پر خدا کے یوں تو کرم بے شمار ہیں
سب سے بڑا کرم ہے ولادت رسول ﷺ کی

جس سمت دیکھتا ہوں وہ جلوہ ہے سامنے
خلوت ہے لاشریک کی جلوت رسول ﷺ کی

عابدؔ کی کیا مجال، زمانے کے کل بشر
ممکن نہیں کہ کر سکیں مدحت رسول ﷺ کی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہر شے میں اک حسین سی صورت لیے ہوئے
کثرت میں جلوہ گر ہیں وہ وحدت لیے ہوئے

جنت کو جا رہے ہیں وہ محبوبِ کبریا ﷺ
امت کے عاصیوں کی ضمانت لیے ہوئے

قوسِ فلک کو ایک اشارے میں دو کیا
بازو ہیں کس کمال کی قوت لیے ہوئے

ان کے خرامِ ناز پہ قربان جایئے
آئے قدم قدم پہ وہ جنت لیے ہوئے

سجدہ میں سر ہے، سر میں خیالِ حبیب ﷺ ہے
دل ہے خدا کے دوست کی الفت لیے ہوئے

طیبہ کو جا رہا ہوں دو عالم سے بے نیاز
دل میں رسولِ پاک ﷺ کی الفت لیے ہوئے

دنیا سے جا رہا ہوں بصد شانِ خسروی
عشقِ نبی ﷺ کی دولت و ثروت لیے ہوئے

لو آ گئے عدالتِ محشر میں آ گئے
سر پر وہ اپنے تاجِ شفاعت لیے ہوئے

دنیا کی لذتوں میں ملے کیا مزا اسے
عابدؔ کا دل ہے درد کی لذت لیے ہوئے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تجلی بار جو رخسارِ مصطفیٰ ﷺ ہوتا
جوابِ طور مرا قلب بن گیا ہوتا

نظر کے سامنے ابروئے مصطفیٰ ﷺ ہوتا
وفورِ شوق میں سر خود ہی جھک گیا ہوتا

سرِ نیاز جو قدموں پہ جھک گیا ہوتا
کجا یہ ارض و فلک، عرش زیرِ پا ہوتا

خدا بھی ذکر ترا کرتا اور فرشتے بھی
کبھی جو دل سے انھیں یاد کر لیا ہوتا

نہ ہوتی ہم سے کوئی باز پُرس محشر میں
لبوں پہ نامِ محمد ﷺ جو آ گیا ہوتا

نہ ہوتا ہاتھ میں گر دامنِ رسولِ کریم ﷺ
قدم قدم پہ قیامت کا سامنا ہوتا

تمھی ہو رحمتِ عالم ﷺ تمھی ہو جانِ جہاں
بجز تمہارے بھلا کس کا آسرا ہوتا

بگاڑ سکتا نہ ہرگز کوئی بھی کچھ میرا
جو دوڑ کر ترے دامن میں چھپ گیا ہوتا

طواف کرنے کو کعبہ بھی دوڑ کر آتا
عیاں جو نقشِ کفِ پائے مصطفیٰ ﷺ ہوتا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شمس و قمر سے بڑھ کر عالم میں پُر ضیا ہے
جس قلبِ باصفا میں تنویرِ مصطفیٰ ﷺ ہے

سلطانِ اولیا ہے سرتاجِ انبیاء ہے
آقا مرا محمد ﷺ محبوبِ کبریا ہے

ہر دم مکین دل میں محبوبِ کبریا ﷺ ہے
یہ گھر ہے مصطفیٰ ﷺ کا یا خانۂ خدا ہے

عالم نے پایا صدقہ دربارِ مصطفیٰ ﷺ کا
سب فیض ہے انھی کا، جس کو بھی جو ملا ہے

جاتی ہے لامکاں پر کس دھوم سے سواری
معراجِ مصطفیٰ ﷺ ہے، معراجِ مصطفیٰ ﷺ ہے

جو تشنہ بن کے آئے سیراب ہو کے جائے
میرے کریم ﷺ کا در سب کے لیے کھلا ہے

صلِ علیٰ محمد ﷺ صلِ علیٰ محمد
لب پر یہی ترانہ، دل کی یہی صدا ہے

طاعت نہ زہد و تقویٰ، تکیہ نہیں کسی پر
محشر کے روز ہمدم اک ان ﷺ کا آسرا ہے

قدموں پہ مصطفیٰ ﷺ کے قرباں ہو جان عابد
بندے کی تیرے، مولا اتنی سی التجا ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اگر پرتو فگن شمعِ جمالِ یار ہو جائے
دلِ تاریکِ عابدؔ مطلعِ انوار ہو جائے

اگر بدرِ مدینہ سے نظر دوچار ہو جائے
معاً دل کا سیہ خانہ تجلی زار ہو جائے

اگر بے پردہ وہ حسنِ تجلی بار ہو جائے
تحیر کا وہ عالم ہو، نظر بے کار ہو جائے

مری سوئی ہوئی قسمت ابھی بیدار ہو جائے
اگر بدر الدجیٰ ﷺ کا خواب میں دیدار ہو جائے

نہ چھوٹے آپ کا دامن کہیں بھی دونوں عالم میں
کرم اتنا تو مجھ پر اے مرے سرکار ﷺ ہو جائے

نسیمِ جاں فزا آئے اگر طیبہ کے بستاں سے
مری اجڑی ہوئی دنیا ابھی گلزار ہو جائے

محمد ﷺ ناخدا بن جائیں گر طوفانِ ہستی میں
تو دم کے دم میں بحرِ غم سے بیڑا پار ہو جائے

عطا کر دے مرے معطی مرے قاسم مجھے اتنا
فنا دل سے تمیزِ اندک و بسیار ہو جائے

بس اتنی التجا ہے تیرے عابدؔ کی مرے مولا
غلامِ زار و خستہ حاضرِ دربار ہو جائے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تم حسنِ تجلی ہو تم نور کے پیکر ہو
تم شاہدِ معنیٰ ہو محبوب ہو دلبر ہو

ایمان مفصل ہو قرآن مصور ہو
اللہ نہیں لیکن اللہ کے دلبر ہو

یہ بندہ و چاکر ہو، وہ مالک و سرور ہو
پھر تو نہ مجھے واللہ کچھ خطرۂ محشر ہو

میں جرم و خطا یکسر، تم عفو و عطا مطلق
میں ظلمتِ گمراہی، تم شمعِ منور ہو

طیبہ کی ہوائیں ہوں پرکیف فضائیں ہوں
روضہ کی ضیائیں ہوں اور طور کا منظر ہو

جو دل سے انھیں چاہے، محبوب بنے رب کا
کیا کہنا ہے اس کا جو محبوبِ پیمبر ﷺ ہو

تا مرگ رہے طاری اک کیف طبیعت پر
اک بار اگر اُن کا دیدار میسر ہو

یہ شمس و قمر کیا ہیں یہ ارض و سما کیا ہیں
محبوب ﷺ کے قدموں پر کونین نچھاور ہو

دل، جان، جگر، ایماں، زر، جاہ، عمل، ارماں
سب تم پہ تصدق ہو سب تم پہ نچھاور ہو

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

سوئے جنت کون جائے کوئے طیبہ دیکھ کر
شاخِ طوبیٰ کون دیکھے قدِ بالا دیکھ کر

اک سراپا نور انساں کا سراپا دیکھ کر
محوِ حیرت ہو گیا سارا زمانہ دیکھ کر

شمسِ فاراں کی شعاعیں پڑ رہی ہیں قلب پر
کیا کریں گی اپنی آنکھیں طورِ سینا دیکھ کر

اک جھلک سے ہو گئے بے ہوش تم تو اے کلیم علیہ السلام
عرش سے آئے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بزمِ تجلی دیکھ کر

حکم پر چلتے ہیں ان کے یہ زمیں و آسماں
چاند دو ٹکڑے ہوا ان کا اشارہ دیکھ کر

چار جانب سے ہجوم تشنگاں آنے لگا
انگلیوں سے موجزن رحمت کا دریا دیکھ کر

سورج الٹے پاؤں پلٹا، چاند ٹکڑے ہو گیا
سنگریزے بول اٹھے ایمائے مولا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم دیکھ کر

بے خودیٔ شوق میں معراج حاصل ہو گئی
رکھ دی جب میں نے جبیں نقشِ کفِ پا دیکھ کر

سر بہ سجدہ ہو گیا عابدؔ وفورِ شوق میں
روئے احمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم دیکھ کر کعبے کا قبلہ دیکھ کر

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

وہی ہیں بالیقیں دیدارِ داور دیکھنے والے
جو ہیں محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا روئے منور دیکھنے والے

ذرا محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بھی دیکھ تیور، دیکھنے والے
سرِ محشر مرے عصیاں کا دفتر دیکھنے والے

جو ان سے عشق رکھتے ہیں جو ان کو یاد کرتے ہیں
وہی ہیں ظلِ رحمت اپنے سر پر دیکھنے والے

تمنا میری آنکھوں کی بھی اپنے ساتھ لیتا جا
میں صدقے، گنبدِ خضرا کا منظر دیکھنے والے

ملائکؑ انبیاؑ جس جس نے دیکھا مرتبہ ان کا
شبِ اسرا میں سب کے سب تھے ششدر دیکھنے والے

گدایانِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بوریے کی قدر پہچانیں
تمنا کی نظر سے تخت و افسر دیکھنے والے

ہمیں کیا لطف آئے بادۂ مغرب سے اے ہمدم!
کہ ہم ہیں ساقیٔ کوثر صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساغر دیکھنے والے

نگاہوں سے پلا کر مست کر دیتے ہیں محفل کو
مئے حبِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا جام پی کر دیکھنے والے

سمجھ لے دیکھ لے واللہ یہ معراجِ عبادت ہے
سرِ عابدؔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے آستاں پر دیکھنے والے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دلِ برباد میں تشریف لائیں یا رسولؐ اللہ ﷺ
مدینہ قلبِ عابدؔ کو بنائیں یا رسولؐ اللہ ﷺ

نگاہِ شوق کو جلوہ دکھائیں یارسولؐ اللہ ﷺ
دلِ صد چاک کو سینا بنائیں یارسولؐ اللہ ﷺ

یہ تیرے عاشقوں سے ہو نہیں سکتا کبھی ہرگز
مدینہ چھوڑ کر جنت کو جائیں یا رسولؐ اللہ ﷺ

تمنا ہے اجل آئے قدومِ نازِ مولیٰؐ پر
درِ اقدس پہ آ کے پھر نہ جائیں یا رسولؐ اللہ ﷺ

تمھارے نام لیوا ہندیوں پر سخت آفت ہے
مدد کا وقت ہے، تشریف لائیں یارسولؐ اللہ ﷺ

لبھایا جن اداؤں نے دلِ اصحابِ صُفّہؓ کو
دکھا دیجے وہی دلکش ادائیں یارسولؐ اللہ ﷺ

جہاں پر نوریانِ عرش پیہم آتے رہتے ہیں
میسر ہوں وہ نورانی فضائیں یارسولؐ اللہ ﷺ

دعائیں مانگتا ہوں، کر عطا عشقِ نبی ﷺ یا رب
لبِ جاں بخش سے آمیں سنائیں یا رسولؐ اللہ ﷺ

یہی ارماں یہی حسرت یہی ہے آرزو دل کی
درِ اقدس پہ عابدؔ کو بلائیں یا رسولؐ اللہ ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ثنا کیونکر لکھے انساں جمالِ روح پرور کی
قسم کھائی خدا نے روئے انور، زلفِ اطہر کی

ملائک جبکہ عاجز ہیں ثنائے وصفِ احمد ﷺ سے
بشر سے غیر ممکن ہے ثنا تقدیس پیکر کی

بقدرِ فہم سمجھا ہے ہر اک رتبہ محمد ﷺ کا
حقیقت جاننی مشکل ہے معراجِ پیمبر ﷺ کی

مہ و خورشید روشن ہیں ضیائے پائے اطہر سے
تجلی عرش پر ہے مصطفیٰ ﷺ کی روئے انور کی

نہیں ہے تابِ گویائی کسی کو روبرو رب کے
دہائی دے رہے ہیں سب شفیعِ روزِ محشرؐ کی

جسے کہتے ہیں بیت اللہ، صنم خانہ تھا مکہ میں
قدومِ نازِ مولیٰ ﷺ سے بڑھی توقیر اس گھر کی

بچھاؤ فرش آنکھوں کا سجاؤ دل کا ہر گوشہ
سواری آ رہی ہے ناز سے محبوبِ داور ﷺ کی

بہارِ باغِ طیبہ کیا بتاؤں تجھ کو میں واعظ
جناں دھندلی سی ہے تصویر اس کوئے معنبر کی

زمانہ جا رہا ہے گمرہی کی سمت عجلت سے
ضرورت ہے جہاں کو آج بھی نقشِ پیمبر ﷺ کی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہو کامیاب دیدِ الٰہی نظر کہیں
دیکھوں عرب کے چاند کو ﷺ میں جلوہ گر کہیں

ہوتا جو میری آہ میں ہمدم اثر کہیں
لب تک دیارِ ہند سے ہوتا سفر کہیں

بن جاتا رشکِ مہر یا غیرت دہِ قمر
اس رُوسیہ پہ پڑتی جو تیری نظر کہیں

بھر آئے دل تو ضبط بھلا کیسے ہو سکے
رونے سے بھی رکی ہے کبھی چشمِ تر کہیں

لب جو وبالِ دوش ہے، ہوتا فرازِ عرش
تیرے قدومِ ناز پہ ہوتا جو سر کہیں

زلفوں کے پیچ و تاب کو للہ کھولیے
ہو جائیں خون خون نہ قلب و جگر کہیں

دیر و حرم کی خاک تو چھانے گا تابہ کے
دیکھے گا وہ جمال بھی اے بے بصر کہیں

صدقے کروں جبیں کو میں چوموں ہزار بار
مل جائے نقشِ پائے محمد ﷺ اگر کہیں

اپنے کرم سے آپ بلا لیجیے حضور ﷺ
مجھ سا نہ ہو گا دہر میں بے بال و پر کہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رشکِ صد ایمن بنا یعنی مدینہ ہو گیا
قلبِ عابدؔ نورِ احمد ﷺ سے مجلّٰی ہو گیا

جو تمہارا ہو گیا محبوب رب کا ہو گیا
ہو گئے تم جس کے، اس کا حق تعالیٰ ہو گیا

چاند تم پہ صدقے ہونے کو دوبارہ ہو گیا
سورج الٹے پاؤں پلٹا، جب اشارہ ہو گیا

نارِ دوزخ بن گئی گلزارِ جنت سربسر
چشمِ رحمت کا جدھر ادنیٰ اشارہ ہو گیا

تم پناہِ ہر دو عالم رحمۃ للعالمیں ﷺ
سب کا ملجا سب کا ماویٰ در تمہارا ہو گیا

صد بہارِ خلد آنکھوں کو نظر آنے لگی
گنبدِ خضرا کا عاشق کو نظارہ ہو گیا

اللہ اللہ یہ علو شان ذی شانِ نبی ﷺ
زیرِ پاپوشِ نبی عرشِ معلّٰی ہو گیا

اللہ اللہ دلبری حسن یہ شانِ جمال
جس نے دیکھا اک نظر وہ دل سے شیدا ہو گیا

سروقد استادہ ہو کر کر لیا ان کو سلام
بند کیں آنکھیں، جھکایا سر کو، مجرا ہو گیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

انوارِ الٰہی سے معمور ہے کاشانہ
جلووں سے محمد ﷺ کے آباد ہے ویرانہ

بیگانوں سے بیگانہ دیوانوں کا دیوانہ
عابدؔ ہے محمد ﷺ کے پروانوں کا پروانہ

سب تیری ادائیں ہیں سب تیرے کرشمے ہیں
ہر جا ترے جلوے ہیں، عالم ہے جلو خانہ

سرچشمۂ ہستی تو، ہے زندہ حقیقت تو
جز تیرے ہمہ عالم افسانہ ہے افسانہ

سرشار مجھے کر دے مخمور مجھے کر دے
ہاں اے نگہِ ساقی اے نرگسِ مستانہ

آ جاؤ مرے دل میں بس جاؤ رگ و پے میں
دنیا کے علائق سے کر دو مجھے بیگانہ

زُنّارِ محبت ہی یارب رہے گردن میں
زاہد کو مبارک ہو یہ سبحۂ صد دانہ

ظلمت کدۂ دل میں تنویر اسی کی ہے
جس شمعِ تجلی کا کعبہ بھی ہے پروانہ

در کھول کے جنت کے رضواں نے لیا بڑھ کر
آیا جو سرِ محشر محبوب ﷺ کا دیوانہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اگر پردہ اٹھا کر ایک دن خود کو عیاں کر دیں
تو بیہوشِ تجلّی کل جہاں کو بے گماں کر دیں

ہمیں بھی کاش بلوالیں وہ جانِ جاں مدینہ میں
درِ اقدس پہ سر رکھ دیں تصدّق اپنی جاں کر دیں

اگر تشریف لے آئیں وہ روحِ گلشنِ ہستی
خزاں دیدہ چمن کو گلستانِ بے خزاں کر دیں

اگر تشریف لے آئیں مکینِ لامکاں دل میں
بنا دیں عرش سینے کو مکاں کو لامکاں کر دیں

بسا لیں دل میں الفت سروِ بستانِ حقیقت کی
تو پھر ویراں سرائے دل کو رشکِ گلستاں کر دیں

تمنا آرزو، حسرت، مسرت، شوق، درماں سب
روانہ سمتِ طیبہ دل کا سارا کارواں کر دیں

تمنا آخری اپنی یہ اے جانِ تمنا ہے
جبیں قدموں پہ رکھ کر ختم اپنی داستاں کر دیں

زمینِ شعر کی ہو آبیاری آبِ کوثر سے
ثنائے مصطفیٰ ﷺ سے اس زمیں کو آسماں کر دیں

پڑھیں کچھ اس طرح نغمے ثنائے زلفِ احمد میں
زمیں سے آسماں تک کل فضا کو نغمہ خواں کر دیں

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

چراغِ بزمِ امکاں ہے اسی شمعِ شبستاں سے
تجلی نے ضیا پائی نبی ﷺ کے روئے تاباں سے

رہے سرمست زاہد تا قیامت جامِ عرفاں سے
اگر اک بوند مل جائے مدینہ کے خمستاں سے

دلِ عشاق کے پژمردہ غنچے کھلکھلا اٹھے
نسیم جانفزا آئی مدینہ کے گلستاں سے

الجھتا کیوں ہے زاہد، ہم ہیں دیوانے محبت کے
نہیں بہتر ہے ہرگز تیری جنت کوئے جاناں سے

اسی رشکِ جناں گلشن کی آنکھوں کو تمنا ہے
جہاں کا خار بھی بہتر ہے زاہد! باغِ رضواں سے

جسے والشمس کہتے ہیں جسے واللیل کہتے ہیں
عبارت ہے نبی ﷺ کے روئے تاباں زلف پیچاں سے

ہزاروں پھول جھڑتے ہیں تبسم ریز ہونٹوں سے
شعاعیں سی نکلتی ہیں دمِ گفتار دنداں سے

ترے ہاتھوں کا پانی روحِ زمزم جانِ کوثر ہے
غسالہ تیرے قدموں کا ہے بڑھ کر آبِ حیواں سے

شفیع المذنبین ﷺ کی چشمِ رحمت پڑ گئی مجھ پر
وگرنہ کانپتا تھا روزِ محشر فردِ عصیاں سے

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

نبی ﷺ کی کشش میں کھنچا جا رہا ہوں
سوئے ارضِ طیبہ چلا جا رہا ہوں

دل و جان و ایمان قرباں کر کے
سراپا تصدق ہوا جا رہا ہوں

مرض مجھ میں کوئی رہے گا نہ باقی
مدینے کے دار الشفا جا رہا ہوں

میں پاپوشِ اقدس کی لب گرد بن کر
تخیل کی حد سے ورا جا رہا ہوں

محبت کے پر ہیں تمنا کے بازو
سوئے باغِ طیبہ اڑا جا رہا ہوں

خدا کی قسم میں خدا کی طلب میں
محمد ﷺ کی جانب بڑھا جا رہا ہوں

زمانہ کا سر کیوں جھکا میرے آگے
یہ میں کس کے در پر جھکا جا رہا ہوں

جنون محبت لیے جا رہا ہے
مدینے کی جانب کھنچا جا رہا ہوں

مبارک ہو زاہد! سوئے خلد جانا
مگر میں سوئے مصطفیٰ ﷺ جا رہا ہوں

صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم

زمیں ان کی زماں ان کا، خدائی اور خدا ان کا
محمد ﷺ مل گئے جن کو، نہیں پھر اور کیا ان کا

وہی ہیں مالکِ کونین، ہے ارض و سما ان کا
وہ مملوکِ خدا ہیں اور ہے ملکِ خدا ان کا

پھرا الٹے قدم سورج، اشارہ ہو گیا ان کا
اجابت دوڑ کر آئی، اٹھا دستِ دعا ان کا

مقدر کھل گیا دل کا، پیا جامِ ولا ان کا
کھلی قسمت جبیں کی، مل گیا جو نقشِ پا ان کا

خدائی کے خزانے بٹ رہے ہیں ان کے ہاتھوں سے
زمین و آسماں میں پا رہے ہیں سب دیا ان کا

ہر اک تشنہ وہاں سیراب ہوتا ہے یہیں آ کر
ازل سے تا ابد موّاج ہے بحرِ سخا ان کا

تمنا دید کی جس کو ہو، آ کر دیکھ لے ان کو
تجلّی روئے حق کی ہے یہ روئے پُرضیا ان کا

خطائیں بخش دے مولیٰ! تصدق اپنی رحمت کا
الٰہ العالمین! ہم دے رہے ہیں واسطہ ان ﷺ کا

بحمد اللہ ہوا دنیا سے رخصت کامراں ہو کر
دمِ آخر لبوں پر نامِ اقدس آ گیا ان ﷺ کا

صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم

عشق کا ارشاد ہے خلوت میں جلوت دیکھیے
حسن کا فرمان ہے کثرت میں وحدت دیکھیے

آسماں پر، یا زمیں پر، قبر میں، یا حشر میں
رحمۃ للعالمیں ﷺ کا فیضِ رحمت دیکھیے

عرش کو عزت ملی ان کے قدومِ ناز سے
اللہ اللہ یہ علوِ شانِ حضرت ﷺ دیکھیے

دل میں بس جائے اگر گلزارِ طیبہ کا سماں
جس طرف بھی دیکھیے جنت ہی جنت دیکھیے

کس طرح شمس و قمر چلتے ہیں ان کے حکم پر
دیکھیے شق القمر سورج کی رجعت دیکھیے

جن کی ہر اک بات سے شیریں ہوئی جانِ سخن
ان تبسم ریز ہونٹوں کی حلاوت دیکھیے

دینِ احمد ﷺ چار سو عالم میں پھیلے گا ضرور
پتے پتے پر نمایاں ہے بشارت دیکھیے

انگلیوں سے جو بہائے چشمۂ آبِ حیات
مصطفیٰ ﷺ کے دستِ قدرت کی یہ قدرت دیکھیے

بے بہا درِّ معانی سے بھرا دامن مرا
اپنے عابد پر یہ مولیٰ ﷺ کی عنایت دیکھیے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تجھے ہمدم بتاؤں کیا مقامِ مصطفیٰ ﷺ ہو گا
تخیل سے ورا ہو گا وریٰ سے ماورا ہو گا

رضائے رب بروز حشر سب کا مدعا ہو گا
محمد ﷺ کی رضا لیکن خدا خود چاہتا ہو گا

جو مختارِ دو عالم ﷺ ہے وہ مختارِ جزا ہو گا
جویاں فرمانروا ہے وہ وہاں فرمانروا ہو گا

خدا کو ڈھونڈنے والو اشارہ اتنا کافی ہے
جہاں محبوبِ رب ﷺ ہو گا وہیں وہ کبریا ہو گا

کلیدِ بابِ جنت گردشِ چشمِ شفاعت ہے
اسی جانب خدا ہو گا جدھر خیر الوریٰ ﷺ ہو گا

اگر دیوانگی سے مل گئی فرصت کبھی ہمدم
جبینِ عشق ہو گی مصطفیٰ ﷺ کا نقشِ پا ہو گا

قیامت میں نظر آئے گا اصلی روپ احمد ﷺ کا
ملک حیران ہوں گے وہ عروجِ مصطفیٰ ﷺ ہو گا

زبانِ شوق پیشِ حسن ہرگز کھل نہیں سکتی
ادا نمناک آنکھوں سے ہی حرفِ مدعا ہو گا

مہ و خورشید بن جائیں گے ذرے قبرِ عابدؔ کے
تجلی بار جب شمس الضحیٰ بدر الدجیٰ ہو گا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جہاں رب علیٰ ہو گا، محمد مصطفیٰ ﷺ ہو گا
محب محبوب سے ہرگز نہ اک دم کو جدا ہو گا

لحد میں بعدِ مردن جب ورودِ مصطفیٰ ﷺ ہو گا
زباں پر مرحبا صل علیٰ صل علیٰ ہو گا

دیارِ مصطفیٰ میں جب غلامِ مصطفیٰ ﷺ ہو گا
جبینِ عجز ہو گی اور درِ خیر الوریٰ ﷺ ہو گا

اگر قسمت سے جنت مل گئی کوئے مدینہ کی
نگاہِ شوق ہو گی روضۂ خیر الوریٰ ﷺ ہو گا

نہ ہو گا حشر میں کوئی بھی پرساں ہم غریبوں کا
تمہاری چشمِ رحمت ہی کا بس اک آسرا ہو گا

یہ سچ ہے پرسشِ اعمال ہو گی اور عدالت بھی
مگر آغوشِ رحمت روزِ محشر بھی کھلا ہو گا

ابوبکر و عمر عثمان و حیدر مثلِ انجم سب
مثالِ ہالہ ہوں گے وسط میں وہ مہ لقا ہو گا

پھرا محبوب سے جو بھی وہ مردودِ خدا ٹھہرا
جو ان کا ہو گیا دل سے وہ محبوبِ خدا ہو گا

قیامت کی کچہری میں اسی انداز سے عابدؔ
خدا کے مصطفیٰ ﷺ کے روبرو نغمہ سرا ہو گا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شکل بشر ہے اور لباسِ مجاز ہے
ورنہ نبی ﷺ نبی ہے اور اللہ کا راز ہے

قابل قبول کے یہی عابدؔ نماز ہے
کوئے نبی ﷺ ہے اور جبینِ نیاز ہے

جس کو کرم سے دیکھ لیا کامیاب ہے
ان کے حضور جو بھی جھکا، سرفراز ہے

سر کو قدم بنا کے چلو کوئے دوست میں
جائے ادب ہے عاشقو' ارضِ حجاز ہے

ذاتِ احد کا آئینہ احمد ﷺ ہے بالیقیں
اس آئینہ میں صورتِ آئینہ ساز ہے

رحمت کی بدلیاں ہیں کہ چھائی ہیں ہر طرف
شانوں پہ اس کریم ﷺ کے زلفِ دراز ہے

اپنے سیاہ کار بھی اس کو عزیز ہیں
وہ رحمتِ تمام ہے ذرہ نواز ہے

کچھ غم نہیں جو بند ہوں دنیا کے در تمام
بندے کے واسطے درِ مولیٰ ﷺ تو باز ہے

معراجِ مصطفیٰ ﷺ سے یہ عابدؔ ملا ثبوت
بے بال و پر بشر ہے مگر عرش تاز ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی ﷺ کے روئے انور کا نظارہ عینِ ایماں ہے
نبی ﷺ کو جاننا پہچاننا ہی اصلِ عرفاں ہے

منور دین و دنیا ہے منور ہر دو عالم ہیں
قسم رب کی جمالِ رب نبی ﷺ کا روئے تاباں ہے

کمالِ روحِ انسانی جمالِ حسنِ یزدانی
نظر کے سامنے واللہ مجسم نورِ ایماں ہے

وہی محبوب ہیں میرے وہی مطلوب ہیں دل کے
انھی کا غم فقط غم ہے، انھی کا ذکر درماں ہے

دمِ آخر مری آنکھوں میں ہو جلوہ محمد ﷺ کا
یہی دل میں تمنا ہے یہی بس ایک ارماں ہے

تلاوت بھی کرو اور حفظ کرلو دل کی آنکھوں سے
نبیؐ کا روئے تاباں سے ہے کہ روشن صاف قرآں ہے

نظر جس چشم کو آئی تجلی روئے احمد ﷺ کی
بتائے کیا کسی کو نرگس آسا خود وہ حیراں ہے

نظر آئے وہ کاکل روئے انور پر تصور میں
ہوا وہ کیف طاری روح پر کہ وجد رقصاں ہے

بڑی مشکل بڑی دشوار راہِ عشق ہے عابدؔ
مدد فرمائیں گر مشکل کشا ﷺ تو پھر یہ آساں ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہ کس محبوب ﷺ کے پرتو سے عابدؔ دل منور ہے
لیے کیوں نطق نے بوسے یہ کس کا نام لب پر ہے

حکومت ہو کہ دولت ہو نہیں کچھ چاہیئے ہرگز
ترا منگتا حبیبی ﷺ بے نیازِ ہفت کشور ہے

قدم بوسی سے کس کی عرش کو حاصل ہوئی رفعت
یہ کس کی سجدہ ریزی سے جبینِ مہ منور ہے

نہیں یہ رات دن اپنے نہیں شام و سحر پیارے
جمالِ روئے انور ہے ضیائے زلفِ اطہر ہے

انھیں سے ابتدا لب کی انھیں پر انتہا سب کی
جو مخفی تھا وہ ظاہر ہے جو اول تھا موخر ہے

نبی ﷺ کی نعت کے پھولوں کا گلدستہ ہے ہاتھوں میں
قبالہ ہے یہ بخشش کا یہی جنت کا محضر ہے

دکھائیں زخمِ دل کس کو سنائیں درد و غم کس کو
بجز تیرے ہمارا کون حامی کون یاور ہے

نہیں مومن کو خطرہ مشرکوں کی چیرہ دستی کا
محمد مصطفیٰ ﷺ کا اسمِ اعظم نقش دل پر ہے

تمنا ہے کہ میں بھی سجدے کرتا اس جگہ عابدؔ
جہاں کا ذرہ ذرہ سجدہ گاہِ ماہ و اختر ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سورہ والشمس پڑھیئے ان کی طلعت دیکھیئے
دیکھیئے واللیل یا زلفوں کی رنگت دیکھیئے

بن گیا صحرائے عالم رشکِ فردوسِ بریں
عیدِ میلاد النبی ﷺ کی خیر و برکت دیکھیئے

چپے چپے سے ہے ظاہر سبز گنبد کی جھلک
ذرہ ذرہ میں نمایاں ان کی طلعت دیکھیئے

حضرتِ رضواں بڑا جنت پہ تم کو ناز ہے
آیئے طیبہ ذرا میری بھی جنت دیکھیئے

حضرتِ واعظ نہ کیجے فردِ عصیاں پر نظر
دیکھیئے ہاں گردشِ چشمِ شفاعت دیکھیئے

درپۓ آزار اعدا کے لیئے دل سے دعا
اس یتیمِ ہاشمی ﷺ کے دل کی وسعت دیکھیئے

دردِ امت سے رہیں بے چین آقا عمر بھر
مہرِ مادر سے سوا مولا کی شفقت دیکھیئے

ہم گنہگاروں کی خاطر سر بہ سجدہ گر پڑے
روزِ محشر شافعِ امت ﷺ کی حالت دیکھیئے

مرسلانِ حق کی نظریں پڑ رہی ہیں آپ پر
بارگاہِ رب میں آقا ﷺ کی وجاہت دیکھیئے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قابلِ قبول کے یہی عابدؔ نماز ہے
کوئے نبی ﷺ ہے اور جبینِ نیاز ہے

جس کو کرم سے دیکھ لیا کامیاب ہے
ان کے حضور جو بھی جھکا سرفراز ہے

رقص کرتے ہیں اشاروں پر مہ و انجم تمام
ان کے دستِ ناز کا ادنیٰ سا یہ اعجاز ہے

طائرِ سدرہ نشیں بھی تھک کے آخر رہ گا
اللہ اللہ عشق کی یہ رفعتِ پرواز ہے

عرش پہ بلوا کے مختارِ دو عالم کر دیا
اللہ اللہ کس قدر محبوب ﷺ کا اعزاز ہے

سن رہا ہوں ہر طرف سے یا محمد ﷺ کی صدا
ہے سرودِ سرمدی یا قلب کی آواز ہے

ذرہ ذرہ دہر کا پرتو ہے تیرے حسن کا
عالمِ امکاں سراسر تیری بزمِ ناز ہے

فکر کیا مجھ کو اگر ہوں بند دروازے تمام
رحمت للعٰلمین ﷺ کا در تو ہر دم باز ہے

سر کو قدم بنا کے چلو کوئے دوست میں
جائے ادب ہے عاشقو' آئینہ ساز ہے

خطباتِ سیرت

○ (ا)۔ انٹرنیشنل سیرت فورم کے زیرِ اہتمام مدیرِ نعت (راجا رشید محمود) کے خطبات سیرت کے سلسلے کا تیسرا اجلاس ۱۱۔ اکتوبر ۱۹۹۹ء (پیر) کو قائدِ اعظم لائبریری' باغِ جناح' لاہور میں ہوا۔ ناموسِ مصطفیٰ (ﷺ) ایکشن کمیٹی کے ایک معزز رکن سید الماس رضا مختاری نے صدارت کی۔ ہالینڈ سے آئے ہوئے ڈاکٹر محمد سلیم خاں مہمانِ محترم تھے۔ ثانوی تعلیمی بورڈ کے حافظ محمد نواب خاں نے تلاوتِ قرآنِ مجید کی۔ معروف نعت گو شاعر محمد حنیف نازش قادری (کاموکی) نے اپنا نعتیہ کلام اور محمد ثناء اللہ بٹ نے مدیرِ نعت کا نعتیہ کلام پڑھا۔ ایوانِ درود و سلام کے فیاض حسین چشتی نے درود و سلام کی اہمیت پر گفتگو کی۔ حافظ محمد عارف اعوان ایڈووکیٹ (رکن ناموسِ مصطفیٰ ﷺ ایکشن کمیٹی) نے نظامت کے فرائض ادا کیے۔ سٹیج پر مدیرِ نعت کے ساتھ انٹرنیشنل سیرت فورم کے نذیر احمد غازی ایڈووکیٹ موجود تھے۔ اجلاس ٹھیک ۳ بجے شروع ہوا' اور ساڑھے چار بجے تک جاری رہا۔ اجلاس کا انتساب سرخیلِ صحابۂ کرامؓ حضرت سیدنا صدیقِ اکبر ؓ سے تھا۔

راجا رشید محمود نے "محبتِ رسول ﷺ" کے موضوع پر اپنے دوسرے خطبے میں کہا کہ محبتِ رسول ﷺ دین کی بنیاد ہے۔ اور قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں (صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم) نے دین کی بنیاد کو اس طرح مضبوط کیا کہ اس کی عمارت تا قیامِ قیامت فلک بوس رہے گی۔ انہوں نے کہا کہ صحابۂ کرامؓ حضور سرورِ کائنات علیہ السلام والصلوٰۃ کے دوست بھی تھے اور حکم کے بندے بھی۔ وہ اطاعت کرنے والے بھی تھے اور محبت کرنے والے بھی۔

مدیرِ نعت نے سوانحِ صحابہؓ کی روشنی میں "آقا حضور ﷺ کا حکم ماننے کے مظاہر بیان کیے اور کہا کہ صحابہؓ کی زندگیوں سے پتا چلتا ہے کہ انھوں نے بعض اوقات ادب کی خاطر حکم ماننے میں کوتاہی بھی کی ہے۔ پھر انھوں نے بہت سے ایسے واقعات بھی بیان کیے جن سے ظاہر ہوتا تھا کہ صحابہؓ نے سرکارِ ابد قرار ﷺ سے محبت بھی کی، آپ ﷺ کا ادب بھی کیا، حکم بھی مانا لیکن ادب کرنے اور حکم ماننے سے زیادہ اہمیت محبت کو دی۔ اور حضورِ اکرم ﷺ کی طرف سے بھی محبت ہی کو زیادہ پذیرائی عطا ہوئی۔

○ (۲)۔ "محبتِ رسول ﷺ" کے موضوع پر راجا رشید محمود کا تیسرا خطبہ قائدِ اعظمؒ لائبریری میں ۴ نومبر ۱۹۹۹ (جمعرات) کو ہونے والے چوتھے اجلاس میں دیا گیا۔ لائبریری کے غلام محی الدین نے صدارت کی۔ لائبریری ہی کے حافظ غلام حسین نے تلاوتِ کلامِ مجید کی سعادت حاصل کی۔ سید محمد رضا زیدی اور محمد عمر بٹ (محمد ثناء اللہ بٹ کے صاحبزادے) نے نعتیں پڑھیں۔ ثانوی تعلیمی بورڈ کے ملک الطاف حسین قادری (رکن ایوانِ درود و سلام) نے اہمیتِ درودِ پاک کے موضوع پر گفتگو کی۔ ایوانِ نعت رجسٹرڈ کے اظہر محمود (ڈپٹی ایڈیٹر ماہنامہ نعت لاہور) نے نظامت کی۔ یہ اجلاس سرخیلِ عشاقِ رسول (ﷺ) سیدنا اویس قرنی رضی اللہ عنہ سے منسوب تھا۔

"محبتِ رسول ﷺ" کے موضوع پر خطباتِ سیرت کی اس سیریز کے پہلے موقع پر یہ حقیقت بیان کی گئی تھی کہ محبوبِ حقیقی (ﷺ) کی محبت میں محبِ حقیقی (جل و علا) نے کیا کچھ کیا اور محبت کے سب تقاضے کس معیار پر نبھائے۔ دوسرے لیکچر میں صحابۂ کرامؓ کا ذکر چھڑا۔ تیسرے خطبے کے آغاز میں راجا رشید محمود نے کہا کہ آج بھی صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعینِ کرام رحمہم اللہ کی محبتوں کا ذکر ہوگا لیکن محبتِ رسول ﷺ کا تعلق ذوقِ تکلم اور ذوقِ سماعت تک محدود نہیں ہے۔ باتیں کرنے اور باتیں سننے کی تو کوئی اہمیت نہیں، اگر ان کا اطلاق خطیب اور مخاطب اپنی روح و جاں پر نہ کریں۔ اس حوالے سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا نمونہ بھی ہمارے لیے مشعلِ راہ ہونا چاہیے۔

خطبے میں مدیرِ نعت نے کتبِ احادیث و سِیَر کے حوالے سے صحابہؓ و تابعینؒ کی زندگیوں پر سایہ فگن جذبۂ محبتِ رسول ﷺ کے مظاہر بیان کیے، اور کہا کہ بعد کے خطبوں میں محبتِ رسول ﷺ کے ان تقاضوں پر بھی گفتگو ہوگی جن کے بغیر ہم صاحبِ ایمان نہیں کہلا سکتے۔

اجلاس ٹھیک ۲ بجے شروع ہوا اور ٹھیک ۴ بجے ختم ہو گیا۔

متفرقات

۱۔ دعوتِ عمرہ کے زیرِ اہتمام زیارتِ حرمین شریفین کیلئے تیار ہونے والا گروپ پیر ۲۰ ستمبر کو سفرِ سعادت پر روانہ ہوا۔ مدیرِ نعت گائیڈ کے طور پر ساتھ تھے۔ ۱۸ ستمبر کو بریفنگ میٹنگ ہوئی۔ تلاوتِ قرآنِ مجید محمد فشا نے کی۔ بریفنگ حسبِ معمول مدیرِ نعت نے دی۔

۲۔ ۲۶ ستمبر (اتوار) کو مدینۂ طیبہ میں ایک محفلِ نعت ہوئی جس میں مدیرِ نعت کے بہت سے نعتیہ مخمس سنے گئے۔

۳۔ ۲۹ ستمبر (بدھ) کو بھی شہرِ سرکار ﷺ میں مدیرِ نعت کے اعزاز میں ایک محفل منعقد ہوئی جس میں نعت خوان حضرات نے نعت خوانی کی اور مدیرِ نعت سے ان کا بہت سا کلام سنا گیا۔

۴۔ ۳۰ ستمبر کو عربوں کی ایک محفلِ میلاد میں عرب نعت خوانوں کی نعتیں سنی گئیں۔ مولودِ برزنجی پڑھا گیا اور سب حاضرین کے ساتھ مدیرِ نعت کو بھی درود و سلام بحالتِ قیام کی سعادت نصیب ہوئی۔

۵۔ ۳ اکتوبر (اتوار) کو سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کی یاد میں دعوتِ عمرہ کے گروپ کی طرف سے ایک محفل منعقد ہوئی جس میں دیگر حضرات کے علاوہ مدیرِ نعت نے بھی کلام سنایا۔

۶۔ ۴ اکتوبر (پیر) کو دعوتِ عمرہ کے گروپ نے مدینہ کریمہ سے واپسی کا سفر شروع

زاغوں کے تصرّف میں عقابوں کے نشیمن

حضرت امیرِ ملت پیر سید جماعت علی شاہ علی پوری علیہ الرحمہ کی اولاد میں سے "پیر" منور حسین شاہ جماعتی کے کردار کی ایک جھلک اکتوبر ۹۹ کے شمارے میں دکھائی جا چکی ہے۔ ان "پیر صاحب" نے عالمی امیرِ ملت کانفرنس منعقدہ داتا دربار کمپلکس (۲۹۔ اگست ۹۹) میں کہا تھا کہ مقالات کے سلسلے میں اول انعام محمد صادق قصوری کو دیا جا چکا ہے۔ اس کی وضاحت میں مرکزی مجلس امیر ملت کے ناظمِ اعلیٰ محمد صادق قصوری کا ایک خط مدیرِ نعت کے نام آیا ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے مقالے کے اول آنے کی اطلاع تک انھیں نہیں دی گئی، عمرے کا ٹکٹ دینے یا اس کی رقم دینے کا اعلان بھی دوسرے بہت سے جھوٹوں کی طرح محض جھوٹ ہے۔ اس پر بھی جماعتِ اہلِ سنت کے ریاض حسین شاہ کا کہنا تھا کہ "پیر منور حسین جماعتی" کی بیعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت ہے۔ مولویوں اور پیروں کے اِس کردار پر افسوس، صد افسوس۔

محمد صادق قصوری کے وضاحتی خط کی نقل یہ ہے:

←

بیادِ سوئی ہند امیر ملت حضرت پیر سید حافظ جماعت علی شاہ محدث علی پوری رحمۃ اللہ علیہ

MARKAZI MAJLISE AMIR E MILLAT
BURJ KALAN
DISTT KASUR
Pakistan

مرکزی مجلس امیرِ ملت
برج کلاں ضلع قصور - 55051

حوالہ نمبر 525

مورخہ 26-10-99

حضرت راجا صاحب دامت برکاتہم عالیہ

السلام و رحمت۔ امید ہے کہ مزاجِ گرامی بخیر ہوں گے۔

طویل و شدید انتظار کے بعد "نعت" کا شمارہ اکتوبر ۱۹۹۹ء آج باصرہ نواز ہوا۔ صفحہ ۴۹ تا ۹۸ پر آپ نے اپنے مقالہ "حضرت امیر ملت اور انسدادِ فتنۂ ارتداد" کی داستان بڑی تفصیل سے بیان فرمائی ہے۔ پڑھ کر مجھے بھی دلی دکھ ہوا کہ آپ کے ساتھ واقعی زیادتی ہوئی ہے اور جو کچھ بھی ہوا درست نہیں ہے۔

میں آج بھی اس مؤقف پر قائم ہوں کہ آپ کا مقالہ اوّل آیا تھا اور اس کا فیصلہ پیر صاحب کے بھائی برادر مکرم سعید بدر صاحب اور آپ کی موجودگی میں ہوا تھا۔ بعد کے حالات کا مجھے قطعاً علم نہیں ہے کیونکہ مارچ 1999ء کے بعد سے میرا پیر صاحب سے کوئی رابطہ نہیں ہے اور نہ ہی امیر ملت کانفرنس لاہور میں شامل تھا۔ فیصلہ کی تبدیلی کا مجھے کوئی علم نہیں ہے اور نہ ہی مجھے پیر صاحب کی طرف سے میرا مقالہ اوّل آنے کی کوئی اطلاع ملی ہے۔

جو کچھ بھی ہوا ہے میں اس سے بالکل بری الذمہ ہوں اور میں کسی قیمت پر بھی آپ کے خلاف سازش نہیں کر سکتا بلکہ ایسا سوچنا بھی گناہ کبیرہ ہے۔ راجا جی! میرے اور آپ کے تعلقات کم و بیش ۲۰ سال پر محیط ہیں۔ آج تک ان پُر خلوص تعلقات میں رخنہ نہیں پڑا اور نہ ہی ان شاء اللہ تعالیٰ ایسا ہو گا۔

آخر میں ایکبار پھر اللہ تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر کہتا ہوں کہ میں آپ کے خلاف کسی سازش میں شریک نہیں ہوں بلکہ خود خود میرے خلاف سازشیں ہوتی ہیں میرے ساتھ جو کچھ ہوا ہے بیان نہیں کر سکتا - زیادہ کیا عرض کروں -

فقط والسلام
سگِ امیرِ ملت
صادق قصوری
ناظم اعلیٰ

(ڈپٹی ایڈیٹر)

ماہنامہ "نعت" لاہور

جنوری ۱۹۸۸ سے دسمبر ۱۹۹۷ تک کے شمارے

۱-۱	جنوری ۸۸	حمدِ باری تعالیٰ	۱۱۲
۱-۲	فروری ۸۸	نعت کیا ہے؟	۱۱۲
۱-۳	مارچ ۸۸	مدینۃ الرسول ﷺ (اول)	۱۱۲
۱-۴	اپریل ۸۸	اردو کے صاحبِ کتاب نعت گو (اول)	۱۱۲
۱-۵	مئی ۸۸	مدینۃ الرسول ﷺ (دوم)	۱۱۲
۱-۶	جون ۸۸	اردو کے صاحبِ کتاب نعت گو (دوم)	۱۱۲
۱-۷	جولائی ۸۸	نعتِ قدسی	۱۱۲
۱-۸	اگست ۸۸	غیر مسلموں کی نعت (اول)	۱۱۲
۱-۹	ستمبر ۸۸	رسول ﷺ نمبروں کا تعارف (اول)	۱۱۲
۱-۱۰	اکتوبر ۸۸	میلاد النبی ﷺ (اول)	۱۱۲
۱-۱۱	نومبر ۸۸	میلاد النبی ﷺ (دوم)	۱۱۲
۱-۱۲	دسمبر ۸۸	میلاد النبی ﷺ (سوم)	۱۱۲

۲-۱	جنوری ۸۹	لاکھوں سلام (اول)	۱۱۲
۲-۲	فروری ۸۹	رسول ﷺ نمبروں کا تعارف (دوم)	۱۱۲
۲-۳	مارچ ۸۹	معراج النبی ﷺ (اول)	۱۱۲
۲-۴	اپریل ۸۹	معراج النبی ﷺ (دوم)	۱۱۲
۲-۵	مئی ۸۹	لاکھوں سلام (دوم)	۱۱۲
۲-۶	جون ۸۹	غیر مسلموں کی نعت (دوم)	۱۱۲
۲-۷	جولائی ۸۹	کلامِ ضیاء القادری (اول)	۱۱۲
۲-۸	اگست ۸۹	کلامِ ضیاء القادری (دوم)	۱۱۲
۲-۹	ستمبر ۸۹	اردو کے صاحبِ کتاب نعت گو (سوم)	۱۱۲

۲-۱۰	اکتوبر ۸۹	درود و سلام (اول)	۱۱۲
۲-۱۱	نومبر ۸۹	درود و سلام (دوم)	۱۱۲
۲-۱۲	دسمبر ۸۹	درود و سلام (سوم)	۱۱۲

۳-۱	جنوری ۹۰	حسن رضا بریلوی کی نعت	۱۱۲
۳-۲	فروری ۹۰	رسول ﷺ نمبروں کا تعارف (سوم)	۱۱۲
۳-۳	مارچ ۹۰	درود و سلام (چہارم)	۱۱۲
۳-۴	اپریل ۹۰	درود و سلام (پنجم)	۱۱۲
۳-۵	مئی ۹۰	درود و سلام (ششم)	۱۱۲
۳-۶	جون ۹۰	غیر مسلموں کی نعت (سوم)	۱۱۲
۳-۷	جولائی ۹۰	اردو کے صاحبِ کتاب نعت گو (چہارم)	۱۱۲
۳-۸	اگست ۹۰	وارثیوں کی نعت	۱۱۲
۳-۹	ستمبر ۹۰	آزاد بیکانیری کی نعت (اول)	۱۱۲
۳-۱۰	اکتوبر ۹۰	میلاد النبی ﷺ (چہارم)	۱۱۲
۳-۱۱	نومبر ۹۰	درود و سلام (ہفتم)	۱۱۲
۳-۱۲	دسمبر ۹۰	درود و سلام (ہشتم)	۱۱۲

۴-۱	جنوری ۹۱	شہیدانِ ناموسِ رسالت (اول)	۱۱۲
۴-۲	فروری ۹۱	شہیدانِ ناموسِ رسالت (دوم)	۱۱۲
۴-۳	مارچ ۹۱	شہیدانِ ناموسِ رسالت (سوم)	۱۱۲
۴-۴	اپریل ۹۱	شہیدانِ ناموسِ رسالت (چہارم)	۱۱۲
۴-۵	مئی ۹۱	شہیدانِ ناموسِ رسالت (پنجم)	۱۱۲
۴-۶	جون ۹۱	غریب سہارنپوری کی نعت	۱۱۲
۴-۷	جولائی ۹۱	نعتیہ مسدس	۱۱۲
۴-۸	اگست ۹۱	فیضانِ رضا	۱۱۲

۴-۹	ستمبر ۹۱	عربی ادب میں ذکرِ میلاد	۱۱۲
۴-۱۰	اکتوبر ۹۱	سراپائے سرکار ﷺ (اول)	۱۱۲
۴-۱۱	نومبر ۹۱	اقبالؒ کی نعت	۱۱۲
۴-۱۲	دسمبر ۹۱	حضور ﷺ کا بچپن	۱۱۲

۵-۱	جنوری ۹۲	نعتیہ رباعیات	۱۱۲
۵-۲	فروری ۹۲	آزاد بیکانیری کی نعت (دوم)	۱۱۲
۵-۳	مارچ ۹۲	نعت کے سائے میں	۱۱۲
۵-۴	اپریل ۹۲	حیاتِ طیبہ میں پیر کے دن کی اہمیت (اول)	۱۱۲
۵-۵	مئی ۹۲	حیاتِ طیبہ میں پیر کے دن کی اہمیت (دوم)	۱۱۲
۵-۶	جون ۹۲	حیاتِ طیبہ میں پیر کے دن کی اہمیت (سوم)	۱۱۲
۵-۷	جولائی ۹۲	غیر مسلموں کی نعت (چہارم)	۱۱۲
۵-۸	اگست ۹۲	آزاد نعتیہ نظم	۱۱۲
۵-۹	ستمبر ۹۲	سیرتِ منظوم بصورتِ قطعات	۱۱۲
۵-۱۰	اکتوبر ۹۲	سراپائے سرکار ﷺ (دوم)	۱۱۲
۵-۱۱،۱۲	نومبر، دسمبر ۹۲	سفرِ سعادت منزلِ محبت	۲۲۴

۶-۱	جنوری ۹۳	۹۲ (قطعات)	۱۱۲
۶-۲	فروری ۹۳	عربی نعت اور علامہ نبہانیؒ	۱۱۲
۶-۳	مارچ ۹۳	ستار وارثی کی نعت	۱۱۲
۶-۴	اپریل ۹۳	حضور ﷺ اور بچے	۱۱۲
۶-۵	مئی ۹۳	حضور ﷺ کے سیاہ فام رفقا	۱۱۲
۶-۶	جون ۹۳	بہزاد لکھنوی کی نعت	۱۱۲
۶-۷،۸	جولائی، اگست ۹۳	تسخیرِ عالمین اور رحمۃ للعالمین ﷺ	۲۲۴
۶-۹	ستمبر ۹۳	رسول ﷺ نمبروں کا تعارف (چہارم)	۱۱۲
۶-۱۰	اکتوبر ۹۳	نعت ہی نعت (اول)	۱۱۲

شمارہ	ماہ	موضوع	صفحات
۶-۱۱	نومبر ۹۳	یا رسول اللہ ﷺ	۱۲۸
۶-۱۲	دسمبر ۹۳	حضور ﷺ کی رشتہ دار خواتین	۱۱۲
۷-۱	جنوری ۹۴	محمد حسین فقیر کی نعت	۱۱۲
۷-۲	فروری ۹۴	نعت ہی نعت (دوم)	۱۱۲
۷-۳	مارچ ۹۴	تضمینیں	۱۱۲
۷-۴	اپریل ۹۴	حضور ﷺ کی معاشی زندگی	۱۱۲
۷-۵	مئی ۹۴	اختر الحامدی کی نعت	۱۱۲
۷-۶	جون ۹۴	مدینۃ الرسول ﷺ (سوم)	۱۱۲
۷-۷	جولائی ۹۴	شیوا بریلوی اور جمیل نظر کی نعت	۱۱۲
۷-۸	اگست ۹۴	دیارِ نور	۱۱۲
۷-۹	ستمبر ۹۴	بے چین رجپوری کی نعت	۱۱۲
۷-۱۰	اکتوبر ۹۴	نعت ہی نعت (سوم)	۱۱۲
۷-۱۱	نومبر ۹۴	نورٌ علیٰ نور	۱۱۲
۷-۱۲	دسمبر ۹۴	معراج النبی ﷺ (سوم)	۱۱۲
۸-۱	جنوری ۹۵	حضور ﷺ کی عاداتِ کریمہ	۱۱۲
۸-۲	فروری ۹۵	استغاثے	۱۱۲
۸-۳	مارچ ۹۵	نعت ہی نعت (چہارم)	۱۱۲
۸-۴	اپریل ۹۵	نعت کیا ہے (دوم)	۱۱۲
۸-۵	مئی ۹۵	نعت کیا ہے (سوم)	۱۱۲
۸-۶	جون ۹۵	نعت کیا ہے (چہارم)	۱۱۲
۸-۷، ۸	جولائی، اگست ۹۵	خواتین کی نعت گوئی	۴۴۸
۸-۹	ستمبر ۹۵	نعت ہی نعت (پنجم)	۱۱۲
۸-۱۰	اکتوبر ۹۵	کافی کی نعت	۱۱۲
۸-۱۱	نومبر ۹۵	غیر مسلموں کی نعت گوئی	۳۲۲

شمارہ	ماہ	موضوع	صفحات
۸-۱۲	دسمبر ۹۵	انتخابِ نعت	۱۱۲
۹-۱	جنوری ۹۶	لطف بریلوی کی نعت	۱۱۲
۹-۲	فروری ۹۶	نعت ہی نعت (ششم)	۱۱۲
۹-۳	مارچ، اپریل ۹۶	(اردو نعتیہ شاعری کا انسائیکلوپیڈیا (اول)	۳۲۹
۹-۵	مئی ۹۶	ہجرتِ مصطفیٰ ﷺ	۱۴۰
۹-۶	جون ۹۶	سرکار ﷺ دی سیرت (سال وار)	۱۱۲
۹-۷	جولائی ۹۶	حضور ﷺ کے لیے لفظ "آپ" کا استعمال	۱۱۲
۹-۸	اگست ۹۶	ظہورِ قدسی	۱۱۲
۹-۹، ۱۰	ستمبر، اکتوبر ۹۶	اردو نعتیہ شاعری کا انسائیکلوپیڈیا (دوم)	۳۳۲
۹-۱۱	نومبر ۹۶	مجھے اُن ﷺ سے پیار ہے	۱۱۲
۹-۱۲	دسمبر ۹۶	ضلع اٹک کے نعت گو	۱۱۲
۱۰-۱	جنوری ۹۷	شہرِ کرم (مصطفیٰ ﷺ نگر)	۱۱۲
۱۰-۲	فروری ۹۷	نعت ہی نعت (ہفتم)	۱۱۲
۱۰-۳	مارچ ۹۷	ہُوا یہ کہ....	۱۱۲
۱۰-۴	اپریل ۹۷	جوہر میرٹھی کی نعت	۱۱۲
۱۰-۵	مئی ۹۷	حضور ﷺ داوَیریاں نال سلوک	۱۱۲
۱۰-۶	جون ۹۷	دربارِ رسول ﷺ سے اعزاز یافتہ خواتین	۱۱۲
۱۰-۷	جولائی ۹۷	احمد رضا بریلوی کی نعت	۱۱۲
۱۰-۸	اگست ۹۷	مدیحِ سرکار ﷺ	۱۲۸
۱۰-۹	ستمبر ۹۷	گجرات کے پنجابی شعرا کی نعت	۱۱۲
۱۰-۱۰	اکتوبر ۹۷	تہنیت النساء تہنیت کی نعت	۱۱۲
۱۰-۱۱	نومبر ۹۷	اردو نعت اور عساکرِ پاکستان	۱۱۲
۱۰-۱۲	دسمبر ۹۷	ڈاکٹر فقیر محمد فقیر کی نعتیہ شاعری	۱۱۲

۱۹۹۸ کے خاص نمبر

جنوری	نزولِ وحی (تحقیق)
فروری	ضلع گجرات کے اردو نعت گو شعرا
مارچ	قطعاتِ نعت
اپریل	نعت ہی نعت (ہشتم)
مئی	ہجرتِ حبشہ (تحقیق)
جون	عبدالقدیر حسرت کی حمد و نعت
جولائی	ماہنامہ "نعت" کے اداریے
اگست ستمبر	نعت اور ضلع سرگودھا کے شعرا
اکتوبر	ماہنامہ "نعت" کے دس سال (اشاعت خصوصی)
نومبر	حی علی الصلوٰۃ
دسمبر	نعت ہی نعت

۱۹۹۹ کے خاص نمبر

جنوری	کراچی کے شعرا و نعت
فروری	حقیر فاروقی کی نعت
مارچ	نعتیہ تبرکات
اپریل	سرکار ﷺ دی جنگی زندگی
مئی	مکی زندگی کے مسلمان
جون	حمید صدیقی کی نعت گوئی
جولائی اگست	تحفظِ ناموسِ رسالت (اشاعتِ خصوصی)
ستمبر	مخمساتِ نعت
اکتوبر	نعت ہی نعت
نومبر	امیر مینائی کی نعت
دسمبر	عابد بریلوی کی نعت

آیندہ شمارہ

اعزاز یافتہ صحابہؓ

راجا رشید محمود کی مطبوعات

اردو مجموعہ ہائے نعت

-1 ورفعنا لک ذکرک 1977, 1998, 1993 (صفحات 136)
-2 حدیثِ شوق (دوسرا مجموعہ نعت) 1982, 1984, 1986 (صفحات 176)
-3 منشورِ نعت (اردو پنجابی فردیات) 1988 (صفحات 176)
-4 سیرتِ منظوم (بصورت قطعات) 1992 (صفحات 128)
-5 92 (نعتیہ قطعات) 1993 (صفحات 112)
-6 شہرِ کرم (مدینہ طیبہ کے بارے میں نعتیں) 1996 (192 صفحات)
-7 مدیحِ سرکار ﷺ۔ 1997 (124 صفحات)
-8 قطعاتِ نعت۔ 1998 (110 صفحات)
-9 حی علی الصلوٰۃ 1998

پنجابی مجموعہ ہائے نعت

-10 نعتاں دی ڈالی (صدارتی ایوارڈ یافتہ) 1985, 1987 (192 صفحات)
-11 حق دی تائید۔ 1956 (صفحات 8)

تحقیقِ نعت

-12 پاکستان میں نعت۔ 1994 (صفحات 224)
-13 غیر مسلموں کی نعت گوئی۔ 1994 (صفحات 400)
-14 خواتین کی نعت گوئی۔ 1995 (صفحات 436)
-15 نعت کیا ہے؟ 1995 (صفحات 112)
-16 اردو نعتیہ شاعری کا انسائیکلوپیڈیا۔ اول۔ 1996 (408 صفحات)
-17 اردو نعتیہ شاعری کا انسائیکلوپیڈیا۔ دوم۔ 1997 (400 صفحات)

انتخابِ نعت

-18 مدیحِ رسول ﷺ۔ 1973 (صفحات 198)
-19 نعتِ خاتم المرسلین ﷺ۔ 1982, 1988, 1993 (صفحات 164)
-20 نعتِ حافظ (حافظ پیلی بھیتی کی نعتوں کا انتخاب) 1987 (صفحات 276)
-21 قلزمِ رحمت (امیر مینائی کی نعتوں کا انتخاب) 1987 (صفحات 96)
-22 نعتِ کائنات (اصنافِ سخن کے اعتبار سے ضخیم انتخاب) مبسوط تحقیقی مقدمے کے ساتھ۔ جنگ پبلشرز کے زیرِ اہتمام۔ چار رنگا طباعت۔ 1993 (صفحات 816) بڑا سائز
-23 ماہنامہ نعت کی اشاعت کے ساڑھے دس برسوں میں بیسیوں موضوعات اور بہت سے شعراء نعت کی نعتوں کا انتخاب راجا رشید محمود نے کیا ہے۔ ماہنامہ نعت اب تک 17,000 (سترہ ہزار) صفحات شائع کر چکا ہے۔

اسلامی موضوعات پر کتابیں

24- احادیث اور معاشرہ۔ 1986, 1987, 1988 (بھارت میں بھی چھپی) صفحات 192
25- ماں باپ کے حقوق۔ 1985, 1993 (صفحات 112)
26- حمد و نعت (تدوین) 16 مضامین' 49 منظومات۔ 1988 (صفحات 224)
27- میلادُ النبی ﷺ (تدوین) 16 مضامین' 80 میلادیہ نعتیں۔ 1988 کلکتہ (صفحات 236)
28- مدینۃُ النبی ﷺ (تدوین) 16 مضامین' 57 منظومات۔ 1988 (صفحات 224)

تاریخ اور تاریخی شخصیات پر کتابیں

29- اقبالؒ و احمد رضاؒ : مدحت گرانِ پیغمبر ﷺ۔ 1977, 1979, 1982 (صفحات 112)
30- اقبالؒ' قائداعظمؒ اور پاکستان۔ 1983, 1987 (صفحات 160)
31- قائداعظم ـــــ افکار و کردار۔ 1985 (صفحات 160)
32- تحریکِ ہجرت 1920 (تاریخی و تحقیقی تجزیہ) 1982, 1986, 1994 (صفحات 464)

مزید کتابیں

33- نزولِ وحی۔ 1998 (132 صفحات)
34- میرے سرکار ﷺ۔ 1987 (صفحات 144)
35- حضور ﷺ اور بچے۔ 1993 (صفحات 112)
36- تسخیرِ عالمین اور رحمت للعالمین ﷺ۔ 1993 (صفحات 256)
37- درود و سلام۔ 93, 94, 95, 96, 97, 98, 1999 (دس ایڈیشن چھپے) صفحات 128
38- قرطاسِ محبت (شبیہ رسول ﷺ کے مظاہر) 1992 (صفحات 144)
39- سفرِ سعادت' منزلِ محبت (سفر نامہ حجاز) 1992 (صفحات 224)
40- راج دُلارے (بچوں کے لئے نظمیں) 1985, 1987, 1991 (صفحات 96)
41- میلادِ مصطفیٰ ﷺ۔ 1991 (صفحات 48)
42- عظمتِ تاجدارِ ختمِ نبوت ﷺ۔ 1991 (صفحات 32)
43- منظومات (نعتیں' مناقب' نظمیں) 1995 (صفحات 160)
44- دیارِ نور۔ (سفر نامہ حجاز) 1995 (صفحات 112)
45- حضور ﷺ کی عاداتِ کریمہ۔ 1995 (صفحات 256)

تراجم

46- الخصائص الکبریٰ۔ جلد اوّل و دوم (از علامہ سیوطیؒ) 1982
47- فتوح الغیب (از حضرت غوث اعظمؒ) 1983
48- تعبیر الرؤیا (منسوب بہ امام سیرینؒ) 1982
49- نظریہ پاکستان اور نصابی کتب (تدوین و ترجمہ) 1971